بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے

اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

اس وقت نعت خواؤں کی خدمت میں موصوف جس کتاب کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، وہ سیرتِ نبوی کے حسین اور دل آویز گلدستوں کے چند پھولوں کا انتخاب ہے۔

یوں تو اس گلدستہ کا ہر پھول حسین وخوش نما اور دامنِ دل کو کھینچنے والا، اور اس گلشن کی ہر کلی شادابی و بہار کا سامان ہے۔ مگر ان منتخب پھولوں کی بات ہی کچھ اور ہے، اِن کی نکہت بھی نرالی، اِن کی رنگت بھی نرالی، اِن کی خوشبو بھی نرالی، اِن کی عطر بیزی بھی نرالی، اِنھیں میں تمام پھولوں کی دلکشی ورعنائی، دل ربائی اور دل آویزی سمٹ آئی ہے۔

خلاّقِ عالم نے آپ کو رسولِ انسانیت اور رحمت اللعالمین کے خطاب سے نوازا، اور فضل وکمال کی جملہ خوبیوں سے وجودِ اقدس کو سجایا، پھر منظرِ عام پر لایا گیا، انسانوں کے لئے معیارِ کمال بنایا گیا، پھر جملہ کمالاتِ نبویہ کو ذاتِ اقدس میں سمیٹ دیا گیا، اور فرمایا گیا:

(لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة) (وما ارسلناك الا رحمة للعالمين)

اور پھر حقیقت وصداقت کی گہرائیوں سے یہی صدا آئی کہ کائنات اور عالم انسانیت کی ساری خوبیاں جو الگ الگ سوغاتوں کی صورت میں مختلف دوستوں اور محبوبوں کو عطاء کی گئی تھیں، وہ سب اکٹھا ایک ہی خلعت میں اس ذاتِ والا کو نوازی گئیں، جو تمام کائنات کے لئے سرمائے سرور ہیں۔

﴾ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ﴿

یہ تھی رسولِ انسانیت کی کچھ جھلکیاں، ان سطروں پر ضیا پاش جلوؤں کی تابانی ونورافشانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔ محمد مصطفی ﷺ کی انسانیت نوازی کا دامن بڑا وسیع ہے، آفاق کے آفاق اسمیں سما سکتے ہیں، یہ تو دہر میں پھیلتا اجالا، موسلا دھار ابرِ کرم ہے، شبنم کی طرح نرم، شہید کی طرح شیریں، اور گلاب ویاسمین کی طرح مہکتی، مشامِ جاں کو مہکاتی، ایسی نرالی، سجیلی، اور البیلی ذات ہے کہ جسکا ثانی معدوم ہے۔

﴾ انکی مدحت تو ملائک کا وظیفہ ہے صحابہ کا طریقہ ہے عبادت کا سلیقہ ہے یہ خالق کا پسندیدہ ہے قرآن کا اسمیں شعار ہے ﴿

بڑی مسرت کی بات ہے کہ مولانا خلیل رشیدی جو خود ایک بہترین نعت خواں اور مدّاحِ رسول ہیں، وہ اپنے ذوق وشوق کے مطابق یہ حسیں ودلکش، نظرانہ آپ قارئین اور نعت خواؤں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

ہم ان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش وکاوش کو دونوں جہانوں میں نجات وسرخروی کا ذریعہ بنائے اور اس گلدستۂ عقیدت کو قبولِ عام اور دلوں کی سردانگیٹھیوں میں ایمانی حرارت کے پہچانے کا ذریعہ بنائے۔ یہ چند سطریں محض حصولِ سعادت کے لئے سپردِ قرطاس کردی گئی ہیں

بندۂ عاصی

مفتی سید اکرم ندوی

استاذ حدیث وفقہ مدرسہ فاطمہ نسوان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دل کی بات

تمام حمد وثناء ہواس خالقِ کائنات کے لئے جس نے اپنے فضل وکرم سے ایک کتاب جو حمدِ باری تعالی نعتِ رسول ﷺ اور نظمیں وغیرہ پر مبنی ہے، شائع کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ درود وسلام ہو آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے صدقے سے ہمیں وجود بخشا گیا۔

حمد وصلوہ کے بعد۔ میں اپنی اس پہلی کوشش وکاوش کو ان حضرات کی طرف منسوب کر رہا ہوں جنکی مشفق وکریمانہ مشوروں نے بندہ کی ہر قدم پر رہنمائی فرمائی۔ سب سے پہلے میں اس کتاب کی نسبت مولانا عقیل احمد قاسمی نور اللہ مرقدہ کی طرف کرتا ہوں جن کی دور اندیشی نے احقر کو بحرِ علم کے ساحلِ اول تک پہنچایا، اس کے بعد مدرسہ مصباح العلوم لاتور کی طرف یعنی تا بندۂ آفتاب کی طرف جس کی کرنوں نے میری ذات کو جہالت کی تاریکیوں سے آزاد کیا، اور علم کے نور سے منور کر دیا۔ مزید براں میرے مشفق اساتذہ جنکی دعاؤں نے اس بدتر کو بہتر بنا دیا ،اور جن کی محنت نے اس ناداں کو دانا بنا دیا۔ اس کے بعد ملت کے ہر دل عزیز عالمِ ربّانی مولانا مصطفیٰ صاحب مظاہری دامت برکاتہم ،جن کی کوشش و سچی لگن نے اس خام کو کندن بنا دیا، اسی طرح اپنے والدین کی طرف نسبت کرتا ہوں جنکی محنت اور مہربانی نے مجھے حصولِ علم دین کے لئے معاون ثابت ہوئی، اور جنکی حوصلہ افزائی قدم قدم پر مجھے ملتی رہی اور میری ہمت کو دوبالا کرتی رہی۔

بندہ

محمد خلیل احمد رشیدی

اظہار تشکر

اخرالذکر میں ان تمام محسنوں کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں، جنھوں نے اس کتاب کی کوشش وکاوش کو سراہا اور قیمتی مشوروں سے نوازتے ہوئے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ جن میں اول الذکر میرے ہمنشیں وہم نواء مفتی سید اکرم ندوی ہیں، جن کی کرم فرمائی اور حوصلہ افزائی، ومزید براں آپ کا احقر کی کتاب میں بڑا دلکش مقدمہ ہے، اس پر میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ دوسرے میرے ہمدم، میرے رفیقِ درس مولانا محمد وسیم صاحب رشیدی کا بھی میں شکر گزار ہوں، اوراسی طریقہ سے میں مدرسہ جامعہ فاطمہ نسوان مناا کھیلی کے تمام معلمین ومعلمات کا بصمیم قلب ممنون ومشکور ہوں کے آپ سبھی نے میری قدم قدم پر رہنمائی فرمائی، میں آخر میں شکر کے ملے جلے جذبات کے ساتھ ان تمام حضرات کے لئے دعا گو ہوں جو میری اس کاوش میں کسی بھی طرح وسیلہ بنے ہوں۔ کہ اللہ ان سبھی حضرات کو دین ودنیا میں سرخروی عطاء فرمائیں اور اپنے شایانِ شان اجر جزیل سے نوازے (آمین)

بندہ

محمد خلیل احمد رشیدی

حمد باری تعالی

اپنے مالک کا میں نام لیکر بزم کی ابتدا کر رہا ہوں
یا خدا آبرو رکھ میری تو تیری حمد و ثنا کر رہا ہوں

تو جو چاہے تو بن جائے قسمت میرے سجدوں کی کیا ہے حقیقت
تیری چوکھٹ پہ سر کو جھکا کر فرض اپنا ادا کر رہا ہوں

میں نے دنیا کا دیکھا نظارہ المدد کہہ کے میں نے پکارا
مجھکو اپنی پناہوں میں رکھنا بس یہی التجا کر رہا ہوں

آج محفل میں بیٹھے ہے جتنے سب کے دل کی تمنا ہو پوری
سب کو حاجی بنا دے تو مولیٰ میں تڑپ کر دعا کر رہا ہوں

اپنے مالک کا میں نام لیکر بزم کی ابتدا کر رہا ہوں
یا خدا آبرو رکھ میری تو تیری حمد و ثنا کر رہا ہوں

حمد باری تعالی

او میرے مالک او عرش والے
جلوے ہیں تیرے سب سے نرالے

ہم غم زدوں کا غم خوار ہے تو
غفار ہے تو ستّار ہے تو

تعریف تیری میری زباں پر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

نخل معاصی دل کے قلم کر
ہم بے کسوں پر یارب رحم کر

کیوں زندگی ہے برباد میری
کیوں بے اثر ہے فریاد میری

گر تو کہے گا بدکار ہے تو
میں بھی کہوں گا غفار ہے تو

تیرے سوا اب کون ہے میرا
بے چارہ بے کس بندہ ہوں تیرا

او میرے مالک او عرش والے
جلوے ہے تیرے سب سے نرالے

حمد باری تعالی

کوئی بتائے دریاؤں کو ایسی روانی کس نے دی
ننھّے منّے پودوٗں کو گلشن میں جوانی کس نے دی

کس نے چمکتا دن بخشا یہ رات سہانی کس نے دی
وہ یکتا ہے قدرت والا یکتا ہے میرا اللہ لاا للہ الا اللہ

سونچو ذرا فرعون کے گھر میں موسی کو پالا کسنے
غور کرو مچھلی کے شکم میں یونس کو رکھا کسنے

پہلے آگ میں ڈالا اور پھر آگ کو پھول کیا کسنے
جسکے نام کے گن گاتے ہیں ابراھیم خلیل اللہ

سورہ رحمٰن پڑھ کر اپنے دل کو کر لو نورانی
جگ مگ جگ مگ قلب وجگر ہو روشن پیشانی

دل میں خدا کا نام بسا لو بات کرو تم قرآنی
چمکا لو کردار کو اپنے لوگ کہیں ما شا اللہ

لَا اِلٰــــــہ اِلاَ اللّٰہ مـــحـــمـــد صَلی اللہ علیہ وسلم

تیری شان جل جلالہ

تیری ذات پاک ہے اۓ خدا
تیری شان جل جلالہ

نہیں کوئی تجھ سا بھی دوسرا
تیری شان جل جلالہ

تو خدا غریب وامیر کا
تو سہارا شاہ و فقیر کا

تو ہے ساری دنیا کا آسرا
تیری شان جل جلالہ

جسے چاہے تو وہ جلیل ہو
جسے چاہے تو وہ ذلیل ہو

کرے کون تجھ سے مقابلہ
تیری شان جل جلالہ

کرے کون ظاہر خوبیاں
توسبھوں کی بھرتا ہے جھولیاں

ہے مجھے بھی تیرا ہی آسرا
تیری شان جل جلالہ

یارب ہے بخش دینا بندوں کو کام تیرا

یارب ہے بخش دینا بندوں کو کام تیرا
لاتقنطو سنا ہے ہم نے کلام تیرا

جب تک ہے دل بدن میں ہر دم ہو یاد تیری
جب تک زبان ہے منھ میں جاری ہو نام تیرا

ایمان ہی کہیں گے ایمان ہے ہمارا
احمد رسول تیرا مصحف کلام تیرا

ہے تو ہی دینے والا پستی سے دے بلندی
اصقل نظام میرا اعلی مقام تیرا

محروم کیوں رہوں میں جی بھر کے کیوں نہ لوں میں
دیتا ہے رزق سب کو ہے فیض عام تیرا

یہ کام بھی نہ ہوگا تیرے سوا کسی کا
کونین میں ہے جو کچھ وہ ہے تمام تیرا

ہر لمحہ ہم پہ یارب ہے لطف عام تیرا
لب پہ رہے ہمیشہ ذکر دوام تیرا

جن و بشر ملائک سارے ہیں تیری
سارے جہاں میں کیا کیا ہے انتظام تیرا

شاہ و گدا سبھی ہیں محتاج تیرے اکثر
گر چہ نہیں وہ لیتے غفلت میں نام تیرا

چاہے تو پل کے پل میں منکر کو تو مٹا دے
بندوں سے دور لیکن ہے انتقام تیرا

یہ کافروں کا شیوہ مایوس تجھ سے ہونا
دیتا ہے یہ شہا سچا کلام تیرا

ہو کر شکستہ دل جو آیا ہے در پہ تیرے
ہو ہی گیا مقرب رب انام تیرا

رحمت تیری ہے ایسی پھر کیوں ہم آس توڑیں
ہے جان ودل سے حاضر سن کر پیام تیرا

بخشش ہماری کردے رسوانہ ہوکہیں ہم
تو ہے کریم آقا ستار نام تیرا

تشنہ بھی میں ہم کو حاصل ہو روزِ محشر
تیرے نبی کے ہاتھوں کو ثر کا جام تیرا

زیرِ لوا رہیں ہم اس رحمت جہاں کے
مسکن بنے ہمارا دار السلام تیرا

مناجات

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدا یا میری

دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ تیرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

ہو میرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو میرے پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدا یا میری

مناجات

اۓ خدا میرے خدا اۓ خدا میرے خدا
کیسے شکوہ میں کروں حال ذرا اپنا کہوں
کون ہے تیرے سوا اۓ خدا میرے خدا

کیا یہ شمش و قمر کیا یہ شجرو حجر
کیا یہ دشت و جبل اور بحروبر

ہر گھڑی تیری ثناء
کرتی ہے سب کی زبان
شان ہے تیری عطاء

اۓ خدا میرے خدا اۓ خدا میرے خدا
نارنمرود میں کہہ رہے تھے خلیل
توہی کافی ہے مجھکو اۓ ربّ جلیل

آگ بن گئی چمن
یہ بھی ذرچشمے زدن
تیری قدرت ہے کیا کیا

اۓ خدا میرے خدا اۓ خدا میرے خدا
مچھلی والے نبی نے کہا کبریا
ظلم میں نے کیا تو ہے پاک خدا

پھر ہوئی تیری عطاء
رنج سے ہوئے رہا
عاجزی سے جب کہا

اۓ خدا میرے خدا اۓ خدا میرے خدا
جب ہوئے ہم کلام اپنے رب سے کلیم
کہدیا شوق میں تجھکو دیکھوں رحیم

پس تجلی جو پڑی
آپ بیہوش ہوئے
طور خاک بستر ہوا

ائے خدا میرے خدا ائے خدا میرے خدا
بدر کی رات میں دائیں سب سوگئے
پیارے آقا دعا میں مگر کھوگئے

کرتے جاتے ہیں دعا
گرتی جاتی ہے ندا
توہی اب انکو بچا

ائے خدا میرے خدا ائے خدا میرے خدا

مناجات

میری زندگی کے مالک یہ سفر قبول کرلے
میرا کارواں چلاہے تیرےگھ ر قبول کرلے

میرے پاس جیسادل تو وہی لےکےآگیا ہوں
تو یہ دل قبول کرلے یہ جگر قبول کرلے

میرے پاس میرے عیبوں کےسواتو کچھ نہیں ہے
بلا کس زباں سے کہدوں کہ حج قبول ہے

میں یہ تولتاھوں سے کے ہے میرے تمام کرنے
یہ کرم مذید ہو گا تو اگر قبول کرے

مناجات

میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مالک میرا یا الٰہی
تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

جس کو چاہے گدا گر بنا دے
جس کو چاہے تو تخت پر بٹھا دے

تو ہے مالک یکتا تجھ سا کوئی کہاں
یا الٰہی تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مالک میرا یا الٰہی
تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

دینے والا تو ہے میرا اللہ
سننے والا تو ہے میرا اللہ

تو ہے سب سے اعلیٰ تو ہے سب سے بالا
یاالٰہی تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مالک میرا یاالٰہی
تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

تجھ کو کوئی یکتا بھی نہ مانے
یہ حقیقت ہے وہ لوگ جانے
آگ ان کی سزا ہوگی روزِ جزا
یاالٰہی تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مالک میرا یاالٰہی
تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

تو نے پانی میں مچھلی کو پالا
تو نے پتھر سے کیڑا نکالا

تو ہے سب سے بڑا تو ہے سب سے جدا
یاالٰہی تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مالک میرا یاالٰہی
تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

کوئی معبود تیرا نہیں ہے
تیرے محتاج یارب سبھی ہے

تو مشکل کشاں تو ہے حاجت رواں
یاالٰہی تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مالک میرا یا الٰہی
تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

تیرے در پہ گداگر ہوں غالب
تیرا ادنی سلا حر ہوں غالب

مجھ کو تو ہی خدا سیدھی راہ پر چلا یا الٰہی
تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مالک میرا یا الٰہی
تیرے در پہ کھڑا ہوں سوالی

نعت شریف

دربار رسالت کی کیسی وہ گھڑی ہوگی
حسّان کے ہونٹوں پہ جب نعت نبی ہوگی

بوبکرؓ وعمرؓ ہوں گے عثمانؓ وعلیؓ ہوں گے
حسنین کے نانا کی کیا بزم سجی ہو گی

جائیں گے مدینہ ہم لے جائے گا جب اللہ
پھر سجدہ گنا ہوں کا آنکھوں میں جھڑی ہوگی

آقا ہے قمر لیکن اصحاب ستارے ہیں
اس چاند کی ہر جانب تاروں کی لڑی ہوگی

جب وادی طائف میں رنگین ہوئے جوتے
عرشوں پہ فرشتوں کی دل پر بھی بنی ہوگی

جب احدو بدر والے آقا پہ ہوئے قربان
خوش خبری پھر ان کو جنت کی ملی ہوگی

آقا کی مدینہ میں آمد تھی جب عثمان
ہر آنکھ مدینہ کی آقا پہ لگی ہوگی

دربارِ رسالت کی کیسی وہ گھڑی ہوگی
حسّان کے ہونٹوں پہ جب نعت نبی ہوگی

نعت شریف

کسی مجلس میں جب نعت شہ عالم سناتے ہیں
فضائیں رشک کرتی ہیں فرشتہ جھوم جاتے ہیں

شب معراج میں ختم رسل کا مرتبہ دیکھو
جہاں کوئی نہیں پہونچا وہاں تک آپ جاتے ہیں

کوئی اعجاز تو دیکھے میرے قرآن ناطق کا
لقب امی ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں

اترتے ہیں فرشتے آسماں سے پاسبانی کو
چرانے بکریاں صحراء میں جب سرکار جاتے ہیں

پلٹ آتا ہے سورج ڈوب کر حکم رسالت سے
اشارے سے جب اسے سرور عالم بلاتے ہیں

یہ ہے شان نبوت چاند ہو جاتا ہے دو ٹکڑے
شہ کون و مکاں جب ہاتھ کی انگلی ہلاتے ہیں

ابل پڑتا ہے چشمہ بن کے برتن میں جو تھا پانی
شہ دین انگلیاں جب ہاتھ کی اس میں لگاتے ہیں

لگاتے ہیں ہم سرمہ سمجھ کر آنکھ میں اپنی
مدینہ پاک کی جس وقت بھی ہم خاک پاتے ہیں

میرا دشمن بھی منھ پھیر کر آنسوں بہاتا ہے
میرے ہم دم جب داستاں اسکو سناتے ہیں

لرز جاتا ہے گلشن باغباں بھی سہم جاتا ہے
چمن اجڑا ہوا اپنا اسے جب ہم دکھاتے ہیں

مدینہ کی جدائی اب بہت ہی شاق ہے ثاقب
نہ جانے کب تلک مولی مجھے طیبہ بلاتے ہیں

کسی مجلس میں جب نعت شہ عالم سناتے ہیں
فضائے رشک کرتی ہیں فرشتے جھوم جاتے ہیں

نعت شریف

وہ جس کے لئے محفل کونین سجی ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے سے بنی ہے

وہ ہاشمی مکی مدنی العربی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

والشّمس ضحیٰ چہرہ انور کی چھلک ہے
واللیل سجیٰ گیسوئے حضرت کی لچک ہے

عالم کو ضیا جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ میر ا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

احمد ہے محمد ہے وہی ختم رسل ہے
مخدوم و مربی ہے وہی والی کل ہے
اس پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی ہے
وہ میر ا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

اللہ کا فرمان الم نشرح لک صدرک
منسوب ہے جس سے ورفعن لک ذکرک

جس ذات کا قرآن میں بھی ذکر جلی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

مزمل و یا سین و مدثر و طہ
کیا کیا نئے القاب سے مولیٰ نے پکارا
کیا شان ہے اسکی کہ جو امی لقبی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

وہ ذات کہ صاحب لولاک لما ہے
جو صاحب رف رف شب معراج ہوا ہے
اقصی میں امامت جسے نبیوں کی ملی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

کس درجہ زمانہ میں تھی مظلوم یہ عورت
پھر کس کی بدولت ملی اسے عزت و رفعت
وہ محسن غم خوار ہمارا ہی نبی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

نعت شریف

یہ تو کانٹوں بھری وادی کا سفر لگتا ہے
نعت پڑھتاہوں تو یاروں مجھے ڈرلگتا ہے

باغ جنت بھی انہیں دیکھ لیں توشرماجائے
ایسا سرکار دوعالم کا نگر لگتا ہے

گود میں لے کے انہیں دائی حلیمہ بولی
تیری آمد سے ہی جنت میراگھرلگتا ہے

بولے جبرائیل امیں سدرہ پہونچ کران سے
اس سے آگے میرے آقا مجھے ڈرلگتا ہے

ان کی صحبت کا اثر دیکھے حنّانہ
ہجرمیں روتاہےاگر چہ وہ شجرلگتاہے

ہم تصور میں پہونچ جاتے ہیں طیبہ اکثر
کتنا با برکت ورحمت یہ سفر لگتا ہے

زندگی جس کی اطاعت میں بسر ہوتی ہے
اپنی مٹھی میں لیے فخر وظفر لگتا ہے

وہ حسین ابن علی ہو کہ علی اصغر ہو
پھول ہوتے ہوئے بھی شیر ببر لگتا ہے

تم کو جو عزت جو ملی آج جہاں میں خلیل
یہ بزرگوں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

یہ تو کانٹوں بھری وادی کا سفر لگتا ہے
نعت پڑھتا ہوں تو یارو مجھے ڈر لگتا ہے

نعت شریف

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا

جس وقت تھے خدمت میں ان کے بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ وعلیؓ
اس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا

چاہے تو اشاروں سے اپنی کایا ہی پلٹ دے دنیا کی
یہ شان ہے ان کے غلاموں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

جب شمع رسالت روشن ہو پھر کیوں جلے پروانئے دل
جب اشک مسیحا آجائیں بیمار کا عالم کیا ہوگا

اللہ غنی سبحان اللہ کیا خوب ہے روضۂ کا نقشہ
محراب حرم کی جالی کے مینار کا عالم کیا ہوگا

کہتے ہیں عرب کے ذروں پر انوار کی بارش ہوتی ہے
رحمان ہی تو جانے گلزار کا عالم کیا ہوگا

جب حسن تھا انکا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا

نعت شریف

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینہ کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبی کا چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰ کی چاکری اچھی لگی

والہانہ ہوں گے تیرے قدموں پہ نثار
حق تعالی کو ہر ادا ان کی بڑی اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرور کونین پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

مہر ماہ کی روشنی مانا کہ اچھی ہے مگر
سبز گنبد کی مجھے تو روشنی اچھی لگی

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینہ کی گلی اچھی لگی

نعت شریف

سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولھا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

کیا ہے توقیرِ شاہِ امم انسان سے ہو پائے نہ رقم
کیا فرشِ زمیں کیا عرشِ بریں سب ہے آقا کے زیرِ قدم

سلطانِ مدینہ کا رتبہ جبرئیل امیں سے پوچھو
جبرئیل سے رب نے فرمایا جنت کی سواری لے کر جا

محبوب سے جا کر یہ کہہ دے اب آ کے کرے وہ سیر ذرا
پھر کیسے ہوئی تعمیل خدا جبرئیل امیں سے پوچھو

ہے محوِ راحت شاہِ دیں شش و پنج میں ہے جبرئیل امیں
بیدار کریں کیسے شہ کو ہو جائے کہیں نہ بے ادبی

تعظیم نبی ہوتی ہے کیا جبرئیل امیں سے پوچھو
پاس آ کے رسولِ اعظم کے پاؤں کی جانب کھڑے ہوئے

تعظیم بجالائے پہلے پھر پاؤں پہ نوری لب رکھ کے
تلوؤں کو دیا ہے کیوں بوسہ جبرئیل امیں سے پوچھو

اقصی میں سواری جب پہونچی نبیوں کی جماعت حاضر تھیں
کرنے کو ادا رب کا سجدہ صف بستہ جماعت کھڑی ہوئیں

ہے شرفِ امامت کسے ملا جبرئیل امیں سے پوچھو
پہونچے آخر اس منزل پر جلتے ہے جہاں جبرئیل کے پر

جبرئیل رکے سرکار بڑھے پہونچے ہے عرشِ اعظم پر
مہمانِ خدا ہے کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

قیصر ہے وہی محبوبِ خدا طٰہٰ یٰسین ہے لقب ملا
قرآن مقدس نے ان کو ورفعنا لک ذکرک ہے کہا

خالق نے جو بخشا ہے رتبہ جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو

نعت شریف

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو
اور یاد محمد کی میرے دل میں بسی ہو

اے کاش میں بن جاؤں مدینہ کا مسافر
پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو

جب لے کہ چلے گورغریباں کو جنازہ
کچھ خاک مدینے کی میرے منہ پہ سجی ہو

جس وقت منکرین میری قبر میں آئیں
اس وقت میرے لب پہ سجی نعت نبی ہو

آقا کا گدا ہوں اے جہنم تو بھی سن لے
وہ کیسے چلے جو کہ غلامِ مدنی ہو

عطار ہمارا ہے سر حشر اسی کا
دست شہِ بطحا سے یہ چٹھی ملی ہو

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو
اور یاد محمد کی میرے دل میں بسی ہو

نعت شریف

جہاں روضہ پاک خیر الوریٰ ہے وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
کہاں میں کہاں یہ مدینے کی گلیاں یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

محمد کی عظمت کو کیا پوچھتے ہو کہ وہ صاحبِ قاب قوسین ٹھہرے
بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپالے جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے
اسے اور کیا نام دے گا زمانہ یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

قیامت کا ایک دن معیّن ہے لیکن ہمارے لئے ہر نفس ہے قیامت
مدینے کے ہم جانثاروں کی دوری قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

تم خلیلؔ یہ نعت لکھ تو رہے ہو مگر یہ بھی سونچا کہ کیا کر رہے ہو
کہاں تم کہاں یہ ممدوحِ یزداں یہ جرأت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

جہاں روضہ پاک خیر الوریٰ ہے وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
کہاں میں کہاں یہ مدینے کی گلیاں یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

نعت شریف

جو نبی سے میرے آشنا ہو گیا
اس کا دل آئینہ آئینہ ہو گیا

کہہ رہا ہے خدا خود یہ قرآن میں
جو نبی کا ہوا وہ میرا ہو گیا

آپ کے حسن کا معجزہ ہے عجب
جس نے دیکھا وہی آپ کا ہوگیا

آپ آئے تو دنیا منور ہوئی
میں بھی الطاف سے اب ضیاء بن گیا

جو نبی سے میرے آشنا ہو گیا
اس کا دل آئینہ آئینہ ہو گیا

نعت شریف

محمد مصطفیٰ آئے بہار اندر بہار آئی
زمیں کو چومنے جنت سے خوشبو بار بار آئی

جناب آمنہ کا چاند جب چمکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پر ہونے کو نثار آئی

بڑی مایوس تھیں دائی حلیمہ جب گئی مکّے
مگر آئی تو لے کر دو جہاں کا تاجدار آئی

حلیمہ دو جہاں قرباں ہوئے تیرے قدموں پر
تیرے فرقت کدے میں رحمت پروردگار آئے

نعت شریف

الصبح بدامن طلعته
والیل دجی من وفرته
فاق الرسل فضلا وعلی
اھدی السبل بد لا لته

کنزالکرم مولی النعم
ھادی الامم بشر یعته

ازکی النسب أعلی الحسب
کل العرب فی خدمته
سعت الشجر نطق الحجر
شق القمر باشار ته
جبر ئیل اتی لیلة أسری
الرب دعاہ لحضرته

نال الشرف واللہ عفا
عمن سلف من امته
فمحمد نا ھو سید نا
فالعز لنا لا جا بته

نعت شریف

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے
اگر طیبہ کو جاؤ گے تو آنا بھول جاؤ گے

نہ اتراؤ زیادہ چاند اپنی رنگت پر
میرے آقا کو دیکھو گے تو چمکنا بھول جاؤ گے

اگر تم غور سے میرے نبی کی نعت سن لو گے
میرا دعویٰ ہے تم گانا بجانا بھول جاؤ گے

حدیث مصطفیٰ پر تم جو ہو جاؤ عمل پیرا
قسم اللہ کی ماں کو ستانا بھول جاؤ گے

مدینہ کا کبوتر ہوں پکڑ سکتے نہیں مجھ کو
اگر گولی چلاؤ گے تو نشانہ بھول جاؤ گے

اگر تم جان لو ایک حافظ قرآن کی عظمت
تو اپنے بچوں کو انگلش پڑھانا بھول جاؤ گے

اگر تم جان لو اس دارفانی کی حقیقت کو
میرا دعویٰ ہے تم دل کو لگانا بھول جاؤ گے

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے
اگر طیبہ کو جاؤ گے تو آنا بھول جاؤ گے

نعت شریف

وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسول پاک دو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

اِدھر جفاؤں کے کانٹے بچھائے جاتے ہیں
اُدھر رسولِ خدا مسکرائے جاتے ہیں

مقام رفعت شاہ امم نہ پوچھ یہ دل
خیال کے بھی قدم ڈگمگائے جاتے ہیں

عمل چراغ ہیں راہ نجات کے لیکن
چراغ خود نہیں جلتے جلائے جاتے ہیں

خدا کرے کہ ہمارا بھی ان میں نام آئے
جو خوش نصیب مدینہ بلائے جاتے ہیں

حسینؓ ہوں کہ عمرؓ ہوں بلالؓ ہوں کہ علیؓ
نبیؐ کے عشق میں سب آزمائے جاتے ہیں

وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسول پاک دو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

نعت شریف

جمال حق کی روشنی رخ قمر کی چاندنی
وہ بلبلوں کی راگنی کلام رب کی چاشنی

تھی کفر وشرک کی جانکنی بتوں پہ چھائی مردنی
ہوئی یوں آمد نبی نبی نبی نبی نبی

وہ صاحب کتاب ہیں ہدایتوں کا باب ہیں
خدا کا انتخاب ہیں رسول لا جواب ہیں

جہاں پہ رکھدیا قدم وہ سر زمین ہے محترم
ہے شمع نور ایزدی نبی نبی نبی نبی

حبیب کبریا ہیں وہ طبیب دوسرا ہیں وہ
بہار جاں فزا ہیں وہ دوائے غم ربا ہیں وہ

لئے کتاب حق نما ہوئے جہاں میں رونما
ملتی متاع سرمدی نبی نبی نبی نبی

جو لا مکاں چلے تو آرزو تھی دید کی
گھٹا تھی سر پہ نور کی ملی رُسل کی سروری

قدم قدم یہ برکتیں روش روش پہ رحمتیں
تھی ہر ادا میں دل کشی نبی نبی نبی نبی

صحابہ بے شمار تھے قطار در قطار تھے
وہ دین کی بہار تھے نبی پہ جاں نثار تھے

وہ تھے خدا کے اولیاء دلوں میں سوز و ساز تھا
وہ کہہ رہے تھے یہی نبی نبی نبی نبی

چلے جو حضرت عمرؓ کہ لیں رسولؐ کی خبر
پڑی نعیم کی نظر کہا چلو بہن کے گھر
سنا ہے جب کلام کو اس آخری پیام کو
تو کہہ پڑے عمرؓ یہی نبی نبی نبی نبی

وہ جستجوں رسول کی دعائیں تھی حصول کی
تھی دشمنی فضول کی نبی کی راہ پھول تھی

بس ایک نگاہ کبریا نے سارا کام کردیا
زبان پہ آگیا یہی نبی نبی نبی نبی

وہ حضرت بلال تھے نبی کے ہم خیال تھے
فنائے ذوالجلال تھے بڑے ہی خوش خصال تھے

بدن تھا تختۂ ستم خدا کا ان پہ تھا کرم
رہے پکارتے یہی نبی نبی نبی نبی

مدینہ کا چمن نبی کا بن گیا وطن
ہے شمع نور فگن فدا ہیں مرے جان وتن

جب آئے سید البشر تو اہل طیبہ جھوم کر
لگے پکارنے سبھی نبی نبی نبی نبی

ولی کی ہے یہی دعا ملے رضائے کبریا
رسول پر ہو جاں فدا کرم کی بھیک ہو عطا

ہو جب حرم میں حاضری بارگاہ رسول کی
تو میرے لب پہ ہو یہی نبی نبی نبی نبی

نعت شریف

کیوں چاند میں کھوئے ہوالجھے ہو ستاروں میں
آقا کو میرے ڈھونڈھو قرآن کے پاروں میں

اُن کے ہی پسینے کی خوشبو ہے بہاروں میں
ان کی ہی تجلی ہے اِن چاند ستاروں میں

ائے کاش کبوتر ہم بن کے ہی رہے ہوتے
اس گنبد خضریٰ کے پرکیف مناروں میں

طیبہ کے فقیروں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے
تاریخ بتاتی ہے یہ رازاشاروں میں

نعت شریف

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر
خود انہیں کو پکار ینگے ہم دور سے

ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
راستے میں اگر پاؤں تھک جا ینگے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کیسے

بندگی کا قرینہ بدل جائیگا
خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جاینگے

ہم مدینے میں تنہا نکل جا ینگے
ہم وہاں جاکے واپس نہیں آ ئیں ینگے

اور گلیوں میں قصدا بھٹک جا ینگے
ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جاینگے

نام انکا جہاں بھی لیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا

ذکر انکا جہاں بھی کیا جائے گا
ساری محفل میں جلوے ٹپک جاینگے

اۓ مدینے کے زائر خدا کے لئے
دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی

داستان سفر مجھ کو یوں مت سنا
میرے محتاط آنسو جھلک جاینگے

ان کی چشم کرم کو ہے کس کو خبر
ہم کو اقبال جب بھی اجازت ملی

ہم مسافر کو ہے کتنا شوق سفر
ہم بھی آقا کے دربار تک جاینگے

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہیں کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائے گے

نعت شریف

مٹی تیرے وطن کی سونے سے بھی بھلی ہے
خلد بریں سے بڑھ کر آقا تیری گلی ہے

شفاف سی فضاء ہے ہر سمت روشنی ہے
جا کر مدینہ دیکھو کیا چیز زندگی ہے

طائف کی واپسی پر رب نے انہیں بلا کر
پوچھا مزاج ان کا کیوں دل تیرا دکھی ہے

دوزخ میں جانے والے جنت میں جا رہیں ہے
سرکار دوجہاں کی کیا شان رہبری ہے

جس کی مثال دنیا لائی نہ لا سکے گی
تم کو خدا نے آقا ایسی کتاب دی ہے

الفت کا ہے تقاضہ سرکار دوجہاں سے
کرنا ہے کام لوگوں جس میں انہیں خوشی ہے

الہام ہے خدا کا خوبی نہیں یہ میری
لگتا تو ہے بظاہر جوہر کی شاعری ہے

مٹی تیرے وطن کی سونے سے بھی بھلی ہے
خلد بریں سے بڑھ کر آقا تیری گلی ہے

نعت شریف

کیا نام محمد پیارے نبی جس نام سے ہم نے کام لیا
رحمت نے لبوں کو چوم لیا جب ہم نے نبی کا نام لیا

جنت بھی ملی عقبیٰ بھی ملا کعبہ بھی ملا قرآن بھی ملا
جب ہم نے رسول عربی کے دامن کو ادب سے تھام لیا

عباس و اکبر اصغر نے کربل میں شہادت جام پیا
حیدرؓ کا پسر جب گرنے چلا زینب نے کلیجہ تھام لیا

گردن پہ چھری جب چلتی تھی کربل کی زمیں بھی ہلتی تھی
بیٹی علیؓ کی تکتی تھی کیا صبر سے اس نے کام لیا

نعت شریف

آپ کونین کی ہیں جان رسول عربی
دو جہاں آپ پہ قربان رسول عربی

آپ بھولے نہ کبھی ہم جیسے گنہگاروں کو
یا د ہے آپکے احسان رسول عربی

یا دطیبہ کی کلیجہ سے لگی رہتی ہے
زندگی کا ہے یہ سامان رسول عربی

آپ سے ربط محبت میں عجب لذّت ہے
تازہ ہو جاتا ہے ایمان رسول عربی

آپکی ذات مقدس بھی ہے مکرم بھی
آپ ہی صاحبِ قرآن رسول عربی

فخر ہے آپکی امت میں ہوئے ہم پیدا
آپ نبیوں کے ہیں سلطان رسول عربی

آپ کونین کی ہیں جان رسول عربی
دو جہاں آپ پہ قربان رسول عربی

نعت شریف

تڑپ جاتا ہے دل جس دم مدینہ یاد آتا ہے
کسی کے سبز گنبد کا نظارہ یاد آتا ہے

بڑی مشکل سے سرور نے جہاں میں دین کو پھیلایا
وہ حضرت کی مشقت کا زمانہ یاد آتا ہے

کھڑے ہو کر نصیحت خود رسول اللہ نے فرمایا
وہ ممبر یاد آتا ہے وہ خطبہ یاد آتا ہے

اُبی کافر کی گردن پر رسول اللہ نے فرمایا
وہ نیزہ یاد آتا ہے وہ غزوہ یاد آتا ہے

تڑپ جاتا ہے دل جس دم مدینہ یاد آتا ہے
کسی کے سبز گنبد کا نظارہ یاد آتا ہے

نعت شریف

فخر کونوں مکاں رحمت دو جہاں
میرے آقا کا کوئی جواب نہیں
سید الا نبیاء شافع المجتبی کے
میرے مولی کا کوئی جواب نہیں

احمد مجتبی خاتم الانبیاء
میرے آقا کا کوئی جواب نہیں
مرحبا مرحبا آخری آخری کے
میرے مولی کا کوئی جواب نہیں

میرے آقا لاجواب میرے مولی لاجواب
لوح قرآن لاجواب جان ایمان ل جواب

لاجواب لاجواب لاجواب لاجواب کے
کہ میرے آقا کا کوئی جواب نہیں
میرے مولی کا کوئی جواب نہیں

قتل کرنے چلے جب نبی کو عمرؓ
راستے میں کسی نے کہا روک کر

کیوں ہے اتنا خفا جا رہا ہے کدھر
یوں تو اپنی بہن کی ذرا لو خبر

ہوگئی ہے فدا رب کے محبوب پر
دل تو دل سے زباں کہہ رہی کہہ رہی ہے

میرے آقا کوئی جواب نہیں
میرے مولی کا کوئی جواب نہیں

جب سمیہؓ نے دین کا کلمہ پڑھا
بو جہل لعین کا برچھا مارا

پھر سمیہؓ نے دل سے یہی دی صدا
میرا دل میری جان تجھ پہ قربان ہے

تو سلامت رہے اے رسول امیں کے
میرے مولی کا کوئی جواب نہیں
میرے آقا کا کوئی جواب نہیں

شب اسرا سے حق کا بلا وا ملا
حرم کعبہ سے اقصی تلک طے کیا

آسمانوں سے تا سدرۃ المنتھی
پھر وہاں سے سوئے عرش اعظم چلا

دیکھی جب رفعت احمد مجتبی
تو پکار اٹھے جبرئیل امیں کے
میرے آقا کا کوئی جواب نہیں

نعت شریف

مہرباں مجھ پہ نبیوں کا اگر سردار ہوجائے
یہ دعوی ہے کہ عاصی خلد کا حق دار ہوجائے

کہ زمانے کا ستایا ہوں پریشان حال رہتا ہوں
کرم کی ایک نظر مجھ پر میرے سرکار ہوجائے

کہ فقط میں ہی نہیں بلکہ سبھی عشاق کہتے ہیں
کسی دن یا رسول اللہ ﷺ تیرا دیدار ہو جائے

اور قسم اللہ کی گلیاں مدینہ کی سہانی ہے
وہاں ایک بار جانا ہو تو بیڑا پار ہوجائے

نعت شریف

کہ آیتیں آیتوں سے ملا کرانکی یکجا ثناء کر رہا ہوں
بات رخسار کی آگئی ہے والضحی والضحی کرر ہا ہوں

خواب میں ہوگا دیدارسر ورسورہی ہوں یہ امید لے کر
اپنی آنکھوں کو میں بند کر کے مصطفیٰ مصطفیٰ کرر ہا ہوں

پیش کر کے درودوں کی ڈالی پوری دنیا نے قسمت جگالی
اس لئے چھوڑ کر میں بھی سب کچھ صرف صلی علی کرر ہا ہوں

نعت گوئی میرا شغلہ ہے کسی قدر وقت جا گا ہوا ہے
فیضی حساں امام سخن ہیں انکی میں اقتداء کر رہاں ہوں

نعت شریف

سرکارامم کے شیدائی دربار نبی کے دیوانہ
دنیا سے نہیں نسبت ان کو دنیا ہی انہیں خود پہچانی

صحرائے عرب کے ذروں کو چمکا یا انہیں کے قدموں نے
پھر چھٹ گئی ساری تاریکی اور مٹ گئے سارے بت خانے

وہ بن گئے اوروں کے ہادی جو اونٹ تلک چرواہ نہ سکے
یہ فیض ہے فیض نگاہ نبی کیا کچھ نہیں بخشا آقا نے

صدیق و عمر تفسیر نبی عثمان و علی تشریح نبی
اصحاب رسل تعبیر نبی ہم شمع نبی کے پر وانے

جوراہ نبی میں کٹ جائے جو عشق نبی میں مٹ جائے
جو انکی خاطر کٹ جائے افسر ہے وہی تو فرضانے

سرکا رامم کے شیدائی دربار نبی کے دیوانہ
دنیا سے نہیں نسبت ان کو دنیا ہی انہیں خود پہچانی

نعت شریف

دل میں دردطیبہ کا کیوں اٹھا خدا جانے
ابتداء تو ایسی ہے انتہا خدا جانے

ایک نو رطیبہ میں ایک عرش اعظم پر
عرش کا مدینہ سے معاملہ خداجانے

ہم نے بھیج رکھے تھے جودرود کے قاصد
لوٹ کر نہیں آئے کیا ہوا خدا جانے

کیوں پچاس سے گھٹ کرپانچ ہوگئے آخر
اسمیں کیا حقیقت ہے فلسفہ خدا جانے

درحشرآئے ناظر اپنی اپنی قسمت ہے
کس کےحق میں کیا ہوگا فیصلہ خداجانے

دل میں دردطیبہ کا کیوں اٹھا خدا جانے
ابتداء تو ایسی ہے انتہا خدا جانے

نعت شریف

چلو دیار نبی کی جانب درو دلب پر سجا کر
بہار لوٹے نگے ہم کرم کی دلوں کے دامن بنا بنا کر

نہ انکے جیسا سخی ہے کوئی نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواں کو نوازتے ہیں ہر ایک جگہ سے بلا بلا کر

یہی اساس عمل ہے میری اسی سے بگڑی بنی ہے میری
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا نبی کی نعتیں سنا سنا کر

میں وہ نکما ہوں جسکی جھولی میں کوئی حسن عمل نہیں ہے
مگر وہ احسان کر رہے ہیں خطائیں میری چھپا چھپا کر

ہے انکو امت سے پیار کتنا کرم ہے رحمت شعار کتنا
ہمارے جرموں کو دھو رہے ہیں حضور آنسو بہا بہا کر

چلو دیار نبی کی جانب درودلب پر سجا کر
بہار لوٹے نگے ہم کرم کی دلوں کے دامن بنا بنا کر

نعت شریف

کہ آیتیں آیتوں سے ملا کرانکی یکجا ثناء کرر ہا ہوں
بات رخسار کی آگئی ہے والضحیٰ والضحیٰ کرر ہا ہوں

خواب میں ہوگا دیدارسرورسورہا ہوں یہ امید لے کر
اپنی آنکھوں کو میں بند کر کے مصطفیٰ مصطفیٰ کرر ہا ہوں

پیش کر کے درودوں کی ڈالی پوری دنیا نے قسمت جگالی
اس لئے چھوڑکر میں بھی سب کچھ صرف صلی علی کرر ہا ہوں

نعت گوئی میرا مشغلہ ہے کس قدروقت جاگا ہوا ہے
فیض حساں امام سخن ہیں انکی میں اقتداء کر رہا ہوں

نعت شریف

کوئی رسول نہ آیا میرے رسول کے بعد
کھلا نہ پھول کوئی آمنہ کے پھول کے بعد

کلام میں حق ہی دے توریت اور زبورانجیل
رہے نہ باقی وہ قرآن کے نزول کے بعد

زمانہ لاکھ بناتا رہے اصول مگر
اصول ہی نہیں اسلام کے اصول کے بعد

چلے گا راستہ یہ سلسلایوں ہی خلیل
چمن میں جس طرح کھلتا ہے پھول پھول کے بعد

نعت شریف

نورحق کے جلوہ ہیں آمنہ کےآنگن میں
مرحبا کے نغمے ہیں آمنہ کے آنگن میں

عرش کے فرشتے بھی آگئے نہانے کو
نوری چشمے پھوٹے ہیں آمنہ کےآنگن میں

لات اور ہبل عزی سب لگے پٹکنے سر
حق کے نغمے گونجے ہیں آمنہ کےآنگن میں

کہ انکے جسم اقدس کی بھینی بھینی خوشبو سے
پھول صدقہ لوٹے ہیں آمنہ کے آنگن میں

کاش موقعہ مل جاتا اس حسن کو تو پڑھتا
جو بھی نعت لکھے ہے آمنہ کے آنگن میں

نعت شریف

گناہ گاروں کی محشر میں ایک ہنسی کے لئے
حضور روتے تھے راتوں کو امتی کے لئے

سلام دائی حلیمہ تیری غریبی کو
چنے گئے ہے نبی تیری جھونپڑی کے لئے

درر سول پہ نمبر کب آئے گا اپنا
کھڑے ہیں پہلے سے جبرئیل نوکری کے لئے

خود اپنے پاس میں بلوا کے دیکھنے کے لئے
خدا نے بھیجا ہے رف رف میرے نبی کے لئے

یہ چاند تارے اور سورج سے ہم کو کیا لینا
عرب کا چاند ہی کافی ہے روشنی کے لئے

نعت شریف

جو دین محمد کا طلب گار نہیں ہے
سچ پوچھو تو جنت کا طلب گار نہیں ہے

ہے سب سے حسین صاحب کردار ہمارے
قرآن کی تفسیر ہے سرکار ہمارے

اقوال ہمارے ہیں نہ افکار ہمارے
ہر بات بتا کرگئے سر کار ہمارے

جو دین محمد کا طلب گار نہیں ہے
سچ پوچھو تو جنت کا طلب گار نہیں ہے

نعت شریف

وہ پھول کے جو گلشن طیبہ میں کھلا ہے
وہ ابر کہ جو وادی بطحٰی سے اٹھا ہے

وہ ذات کہ جو پیکرا یثار ووفا ہے
وہ رحمت عالم کا لقب جن کو ملا ہے

وہ نور ہدیٰ نور ہدیٰ نور ہدیٰ ہے
وہ صلّ علی صلّ علی صلّ علی ہے

وہ گنبد خضرا کہ حسیں رشک ارم چھاؤں
وہ شہر مدینہ میرے سرکار کا ہوگا

کونین کے سرکار نے رکھے ہیں جہاں پاؤں
فردوس بھی اس ارض مقدس پہ فدا ہے

نورِ ہدیٰ   نورِ ہدیٰ   نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِّ علی صلِّ علی صلِّ علی ہے

یہ ارض وسماء یہ درودیوار نہ ہوتے
یہ دشت وجبل یہ گل گلزار نہ ہوتے
پیدا جو میرے سیدابرار نہ ہوتے
یہ سارا جہاں ان کے ہی صدقے میں بنا ہے
وہ نورِ ہدیٰ   نورِ ہدیٰ   نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِّ علی   صلِّ علی   صلِّ علی ہے

کس درجہ علم ناک ہے طائف کا وہ منظر
دشمن نے جہاں آپ پے برسائے ہیں پتھر
اللہ رے کیا خوب ہے یہ شان پیمبر
زخموں سے بدن چور ہے اور لب پہ دعاء ہے

وہ نورہدیٰ وہ نورہدیٰ وہ نورہدیٰ ہے
وہ صلّ علی صلّ علی صلّ علی ہے

یہ شمس وقمر اور یہ پر نور ستارے
مانا کہ بہت خوب ہے یہ سارے نظارے
اس ذات کے قدموں کی مگر دھول ہے سارے
مزمل طٰہٰ جسے قرآن نے کہا ہے

وہ نورہدیٰ نورہدیٰ نورہدیٰ ہے
وہ صلّ علی صلّ علی صلّ علی ہے

لوسرور عالم سے لگالے تو بنے بات
ہونٹوں پہ درود اپنے بسالے تو بنے بات
بگڑی ہوئی تقدیر بنالے تو بنے بات
راضی ہے جو سرکار تو پھر راضی خدا ہے

نظم

پیاری ماں مجھ کو تیری دُعا چاہیئے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیئے
لوری گا گا کے مجھ کو سلاتی ہے تو
اور مسکرا کر سویرے جگاتی ہے تو
مجھ کو اس کے سوا اور کیا چاہیئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دُعا چاہیئے
تیری ممتا کے سائے میں پھولوں پھلوں
تھام کر تیری انگلی میں بڑھتا چلوں
آسرا بس تیرے پیار کا چاہیئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دُعا چاہیئے
تیری خدمت سے دنیا میں عظمت میری
تیرے قدموں کے نیچے ہے جنت میری
عمر بھر سر پہ سایہ تیرا چاہیئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دُعا چاہیئے

نظم

دنیا میں عورتوں کی وہ عزت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

نامحرموں کے سامنے جاتی ہیں عورتیں
بے پردہ ہو کے دکھاتی ہیں عورتیں

روزہ نماز کرنے کی نیت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

شادی میں جھوم جھوم کے ڈھولک بجائے گی
ناچے گی گائے گی ایکٹنگ دکھائے گی

ذکر خدا رسول کی فرصت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

میلوں میں گھومتی ہے چہرہ ہے بے نقاب
یوں اپنی ماں بہن کی ہوئی آبر خراب

پردے کی ان کے سامنے قیمت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی
چپل اونچی ہیل کی اور اونٹنی سی چال
ہونٹوں کو کر رہی ہے لپسٹک لگا کے لال
شوہر کے سامنے کوئی زینت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی
ہوٹل میں بیٹھ کے کرتی ہے ناشتہ
آنچل گرا کے سر سے چلتی ہے راستہ
سینے میں اس کے دین کی کوئی عظمت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی
مردوں نے اسے اسطرح آزاد کر دیا
اس نے اپنے دین کو برباد کر دیا
ایمان اور یقین کی حقیقت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

اولاد مانگتی ہے یہ انسان پیر سے
پیروں کومناتی ہے یہ قورمہ وکھیر سے
بدعت تو گھر میں رہ گئی سنت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی
مردوں کے ہاتھ سے یہ پہنتی ہیں چوڑیاں
کھاتی ہے راہ چلتے سمو سے پکوڑیاں
شرم وحیا سے کوئی رغبت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی
غیبت میں سب سے آگے یہ عورت کی ذات ہے
چغلی توانکے سامنے بس عام بات ہے
ان کو برے رواج سے نفرت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی
کلیم اس لئے برکت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

نظم

ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
ہم رہبرِ منزل ہیں ہم ہی قافلہ سالار

آزادی کی آواز اٹھائی تھی ہم ہی نے
اور ریشمی تحریک چلائی تھی ہم ہی نے

باپو کی صدا اونچی اٹھائی تھی ہم ہی نے
اس ملک کی تقدیر جگائی تھی ہم ہی نے

سچ پوچھو تو بھارت کے ہم ہی لوگ ہیں معمار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

انگریزوں سے ہم لوگوں نے لڑ لڑ کے لڑائی
آزادیِ بھارت کے لیے جان گنوائی

سینے پہ ہم ہی لوگوں نے گولی بھی تو کھائی
ہر معرکہ دیتا ہے گواہی میرے بھائی
مت پوچھو یہ واقع ہے ناقابل انکار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
صد پارۂ دامان وطن کس نے دیا ہے
تعمیر حسیں تاج محل کس نے دیا ہے
مینار قطب کا یہ پتا کس نے دیا ہے
یہ لال قلعہ ہم نے دیا ہم نے دیا ہے
شاہد ہیں ہمارے کہیں مسجد کہیں مینار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
ہم شاہ ظفر ہیں کہیں بابر کہیں اکبر
ہمیں شوکت و محمود ہیں مدنی ہمیں جوہر

اشفاق ہم ہی ہیں کہیں ٹیپو کہیں حیدر
دشمن سے رہتے ہیں سر پیکار سراسر
ہم لوگ ہیں معمار وطن قاتل غدار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
تاریخ سے پوچھو میری عظمت کا فسانہ
گا یا ہے ہمیں نے صدا بھارت کا ترانہ
کرگل میں بھی ہم لوگ رہے شانہ بشانہ
ہم نے تو مخالف کو بنایا ہے نشانہ
انصاف سے کہہ دو کہ یہاں کون وفادار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
سچ بولو کہ اندرا جی کی ہتھیا کی تھی کس نے
راجو کو بھی بم سے بھلا اڑایا تھا کس نے

باپو کا ہوا قتل تو آخر کیا کس نے
نہروں پہ پستول چلایا تھا کس نے

یہ کس نے کیا گرم یہاں ظلم کا بازار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

ہم لوگ مسلمان ہے پابند شریعت
ہم اہل وطن سے نہیں رکھتے ہیں کدورت

اللہ کا پیغام ہے پیغام مسرت
اللہ نے بخشی ہے ہمیں حسن بصیرت

محسن ہیں ہم ہی مالک کی تاریخ کے شہ کار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

نظم

وہ لوگ دے رہے ہیں حوالہ حرام کا
جو لوگ کھار ہے ہیں نوالہ حرام کا

ہر بات جانتے ہیں مگر بول تے نہیں
منھ پر لگائے بیٹھے ہیں تالا حرام کا

ہر حال اس کی قبر میں اترےگی تیر بھی
جس کے مکان میں ہے اجالا حرام کا

اسکو حلال رزق کہاں سے دیکھائی دے
آنکھوں میں جس کی آگیا اجالا حرام کا

نیلام کردی اپنے ہی آنگن کی آبرو
اور جی رہاہے شان سے سالا حرام کا

نظم

ملا ہمیشہ چاہت کا پیغام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنگ واد کا نام مدرسوں سے

کوئی الزام مدرسوں سے مت جوڑو
کہ یہاں قرآن پاک کی ہر لمحہ ہے تلاوت ہوتی

ذرّہ ذرّہ میں ہم دردی اور محبت ہوتی
کبھی نہیں ہو سکتا قتل عام مدرسوں سے

کہ پڑی ضرورت دیش کو جب جب کیا کمال انہی نے
دیش کو ایک ایک بڑھ کر کیا ہے لال انہی نے

نکلے ذاکر فخرالدین کلام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنگ واد کا نام مدرسوں سے

کہ جنگ آزادی میں ترنگی لاکھ قرآن جلائے
کسی بھی حافظ کہ دل سے ایک حرف مٹا نہ پائے

لیا ہے اللہ نے ایسا بھی کام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنگ واد کا نام مدرسوں سے

کہ وضو کے لوٹے کچھ قرآن اور ٹوٹی ہوئی چٹائی
جسے دیکھنا ہے وہ آکر دیکھے یہ سچائی

کہ پھیلا ہے اور پھیلے گا اسلام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنگ واد کا نام مدرسوں سے

نظم

سامان تجارت میرا ایمان نہیں ہے
ہر در پہ جھکے سر یہ میری شان نہیں ہے

ہر لفظ کو سینے میں بسا لو تو یہ بنے بات
طاقوں میں سجانے کو یہ قرآن نہیں ہے

اللہ میرے رزق کی برکت نہ چلی جائے
دو روز سے گھر میں کوئی مہمان نہیں ہے

ہم نے تو بنائے ہیں سمندر بھی راستے
یوں ہم کو مٹانا کوئی آسان نہیں ہے

دو چار امیدوں کے دیے اب بھی ہیں روشن
ماضی کی حویلی ابھی ویر ان نہیں ہے

وہ جس کو بزرگوں کی روایت نہ رہے یاد
اس شخص کی لوگوں میں کوئی پہچان نہیں ہے

سامان تجارت میرا ایمان نہیں ہے
ہر در پہ جھکے سر یہ میری شان نہیں ہے

خدمتِ خلق

لکھا ہے ایک ضعیفہ تھی کہ جو مکہ میں رہتی تھی
وہ ان باتوں کو سنتی تھی مگر خاموش رہتی تھی

وہ سنتی تھی محمد ہے کوئی ہاشم گھرانے میں
وہ کہتا ہے خدا بس ایک ہے سارے زمانے میں

وہ سنتی تھی ہبل کی لات کی تذلیل کرتا ہے
وہ اپنے حق کے فرمانے کی یوں تعمیل کرتا ہے

وہ کہتی تھی جو اس کے ساتھ ہے وہ ہے غلام اس کا
مسلمان ہو ہی جا تا ہے جو سنتا ہے کلام اسکا

لکھا ہے وہ ضعیفہ ایک دن کعبہ میں جا پہنچی
ہبل کے پاؤں پہ سر رکھ کے اس نے یہ دعا مانگی

میں تجھ کو پوجتی ہوں اور خدا بھی تجھ کو کہتی ہوں
بڑا افسوس ہے جو آج کل میں رنج سہتی ہوں

وہ غم یہ ہے محمد ہے کوئی ہاشم گھرانے میں

وہ کہتا ہے خدا بس ایک ہے سارے زمانے میں

مٹادو اس کی ہستی کو نہ لے پھر کوئی نام اس کا

جگر چھلنی ہوا جاتا ہے سن سن کر کلام اس کا

دعا کرکے اٹھی سجدے سے اور اپنے گھر آئی

سمجھتی تھی یہ دل میں اب میری امید بر آئی

ضعیفہ کو خوشی تھی اب ہبل بجلی گرادے گا

محمد تو محمد ساتھیوں کو بھی مٹادے گا

مگر کچھ دن گزرنے پر نہ جب امید برآئی

دعاکرکے ہبل سے اپنے دل میں خوب پچھتائی

غرض ترکیب اس نے سوچ لی ایک دن خود ہی گھر آکر

کہ چھوڑوں گی یہ بستی میں رہوں گی اور کہیں جاکر

غرض ایک دن صبح کو اس نے اپنی ایک کھڑی لی
نکل کر گھر سے اپنے اور دروازے پر آبیٹھی

ضعیفہ سوچتی تھی اب کوئی مزدور ملتا ہے
اسے یہ کیا خبر تھی ایک خدا کانور ملتا ہے

فریضہ صبح کا کرکے ادا سرکار دوعالم
چلے جاتے تھے کعبہ کی طرف وہ رحمت عالم

چلو میں آپ کے شمس وقمر معلوم ہوتے تھے
پائے تسلیم سجدئے میں شجرمعلوم ہوتے تھے

ضعیفہ منتظر مزدور کی بیٹھی تھی گھبر ائی
یکا یک سامنے سے چاندسی صورت نظر آئی

ضعیفہ نے کہا بیٹا یہاں آنا بتا کیا نام ہے تیرا
کہا مزدور ہوں اماں بتا کیا کام ہے تیرا

کہا مزدور ہے گر تو چل گھڑی میری لے کر
میں خوش کردوں گی ائے مزدور مزدوری تیری دے کر

یہ سن کر آپ نے گھڑی اٹھا کر اپنے سر پر لی
غریبوں کی مدد کرنا یہ عادت تھی پیمبر کی

غرض گھڑی کو لے کر منزل مقصود پر آئی
کہا دل سے کہ اے دل اب تیری امید برآئی

کہا بیٹا جو دل میں تھی تمنا ہوگئی پوری
محمد تو محمد ساتھیوں سے ہوگی دوری

لگی دینے جو مزدوری ضعیفہ آپ کو اس دم
تو فرمانے لگے اس دم حضور سرور عالم

یہ کوئی کام ہے اماں میں لوں اب جس کی مزدوری
کوئی اور خدمت ہو تو وہ بھی میں کروں پوری

ضعیفہ نے کہا بیٹا ذرا ٹھہر و چلے جا نا
مجھے ایک بات کہنی ہے ذر ا سن کر چلے جا نا

یقین جانو کہ اب مکہ میں جھگڑا ہونے والا ہے
میں سمجھاتی ہوں تجھ کو اس لئے تو بھول بھالا ہے

وہ مکہّ میں قبیلہ ہاشمی نام ولقب والے
وہ بیٹا جو سردار عبدالمطلب والے

انہی میں ایک جواں ہے جوسنا جا تاہے ساحرہے
کہ اس فن میں مگر بیٹا وہ اپنے خوب ماہر ہے

وہ سرہوتاہے جس کے تخم میں الفت بوکے رہتاہے
جو سنتا ہے کلام اسکا وہ اس کا ہوکے رہتاہے

ہمیشہ بچ کے چلنا اس سے بولےکوئی نام اس کا
نصیحت ہے یہی میری نہ سنناتو کلام اس کا

نبی بڑھیا کے دل میں نوروحدت بھرنے والےتھے
نصیحت سن رہے تھے جو نصیحت کرنے والےتھے

ضعیفہ نے کہا بیٹا بھلا کیا نام ہے تیرا
تیرا آغاز کیا ہے اور کیا انجام ہے تیرا

کہا حضرت نے بڑھیا سے تجھے کیا نام بتلاؤں
میں کیا کام بتلاؤں میں کیا انجام بتلاؤں

میں بندہ ہوں خدا کا اور مجسم نور عزت ہوں
کہا سر کو جھکا کر آپ نے میں ہی محمد ہوں

میں ہوں معصوم دنیا میں میرا دشمن زمانہ ہے
خدا واحد ہے عالم میں مجھے بس یہ بتانا ہے

یہ سننا تھا کہ بس آنکھوں سے آنسوں ہوگئے جاری
نبی کے عشق کی ایک چوٹ سے دل پر لگی کاری

ضعیفہ نے کہا بیٹا کرو مشکل میری آساں
میں ایسی جیت کے صدقہ میں ایسی ہار کے قرباں

ہوا پھر حال پر اس کے جو فضل رحمت باری
ضعیفہ کی زباں سے خود با خود کلمہ ہوا جاری

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ

نعت شریف

چھم چھم نچارے ہیں پونیاں طیبہ میں
چندہ مانگے ہیں چدنیاں طیبہ میں

عشق خدا میں عشق نبی میں ایسی حالت بدلی
ساٹھ برس کی عمر میں ایسے دوڑے جیسے بجلی
واپس آگئی نہ جونیاں طیبہ میں

میرے نبی کے چارو جانب نور کا دریا ڈولے
طیبہ جاکر آنے والے حاجی ہم سے بولے
رحمت بر سے جیسے پونیاں طیبہ میں

صبح سویرے سورج پہلے آقا کے درجائے
وہاں پہ کرنے بھیک ملے تو آکے جب چمکائے
چندہ ماماں کی دکھن نیاں طیبہ میں

قسمت سے دربار نبی میں جب بھی کبھی تو پہنچے
شرم وحیاء کا پیتہ حوا دیکھ نہ دامن چھوٹے
سر سے اترے نہ اڑنیاں طیبہ میں

پھتر کنکر جانے والے پھول کلی بن بیٹھے
آگ کی فطرت رکھنے والے موم کی طرح پگھلے
قسمت بنتی ہیں دلہن نیاں طیبہ میں

تو نے کتنا کام کیا ہے اس دنیا میں رہے کر
ساری تنخواہ مل جائے گی آئے گا
جب محشر جا کے لے لے تو اٹھن نیاں طیبہ میں

ساری عمر میں کم سے کم ایک دن بھی ایسا آئے
خلیل رشیدی بھی اپنے آقا کے در پہ جائے
اللہ نکلے موری جنیاں طیبہ میں

ایک درخواست

جو دیکھو تم خدا کا گھر ہمیں بھی یاد کر لینا
رسول پاک کے در پر ہمیں بھی یاد کر لینا

وہ کعبہ عظمتوں والا نہایت رحمتوں والا
جھکاؤ تم وہاں جب سر ہمیں بھی یاد کر لینا

حدیثِ مصطفیٰ سچ ہے دعائیں رد نہیں ہوتی
جو پینا زم زم اطہر ہمیں بھی یاد کر لینا

وہاں سے کوئی خالی ہاتھ نہ لوٹا ہے نہ لوٹے گا
وہاں پھیلا کے تم چادر ہمیں بھی یاد کر لینا

کبھی بہنیں کبھی ماں باپ بھائی گھر وطن بچے
یہ یاد آئیں گے رہ رہ کر ہمیں بھی یاد کر لینا

صفا کی وہ پہاڑی ہو کہ مروہ کی بلندی ہو
کہیں گے سب یہی عامل ہمیں بھی یاد کر لینا

خدا حافظ خدا ناصر خدا کے تم حوالے ہو
کریں گے یاد ہم اکثر ہمیں بھی یاد کر لینا

جو دیکھو تم خدا کا گھر ہمیں بھی یاد کر لینا
رسول پاک کے در پر ہمیں بھی یاد کر لینا

کعبہ

کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش وخرد مفلوج ہوئے دل ذوق وتماشا بھول گیا

پھر روح کو اذان رقص ملا خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
کلمہ کا تقاظہ یاد رہا یادوں کا تقاضہ بھول گیا

احساس کے پردے لہرائے ایمان کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ سر اپنا سودا بھول گیا

جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے یاد آ نہ سکا جو سونچا تھا
اظہار عقیدت کی دھن میں اظہار تمنا بھول گیا

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ پر ایک ابر کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا ہوش مجھے کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش وخرد مفلوج ہوئے دل ذوق وتماشا بھول گیا

حقیقت

فرش مخمل پہ آئے سونے والو
تمہیں قبر میں سونا پڑے گا

اپنے اعمال کا جائزہ لو
ورنہ قبر میں رونا پڑے گا

چھوڑ دے زندگی کا یہ میلہ
جائے گا تو یہاں سے اکیلا

خوبصورت حسیں یہ بدن ہے
اس کو بے جان ہونا پڑے گا

چار یاروں کے کاندھے پہ جس دن
تیری بارات نکلے گی گھر سے

پہن کے کفن کا ایک جوڑا
جب جنازے میں سونا پڑے گا

خاک سے بنا یہ جسم تیرا
خاک میں ہی یہ مل جائے گا

اک روز یہاں پہ تو آیا
اک روز تجھ کو جانا پڑئے گا

ایک سچ

نام تو نے محمد علی رکھ لیا کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
گھر میں قرآن کو تو نے بند کر لیا کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے

شرک و بدعت کی رسموں میں الجھا ہے تو
بے خبر اپنے مولیٰ کو بھولا ہے تو

اور نبی کی بھی سنت کو بھولا ہے تو
کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے

تو نمازی بھی ہے گھر میں ٹیوی بھی ہے
تیرے گھر میں جواں تیری بیٹی بھی ہے

اور مگن ناچ گانوں میں بیوی بھی ہے
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے

یاد ابن علی کی مناتا ہے تو
ناچ کر ڈھول تاشے بجاتا ہے تو

جو کیا کوفیوں نے وہ کرتا ہے تو
کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے

وقت تجھ کو نہیں بندگی کیلئے
حق سے غافل ہے تو زندگی کیلئے
بندگی چھوڑدی زندگی کیلئے
کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے

دیکھ اکبر تو میداں کا غازی بنا
تجھ پہ افسوس تو نہ نمازی بنا
صرف تو ڈھول تاشوں کا عادی بنا
کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے

نہ کر تو زمانے کی پرواہ ذرا
بس خدا سے تجمل تو لو کو لگا
تھام لے تو پھر سے دامن مصطفیٰ ﷺ
ہاں یہی بس مسلمان کی پہچان ہے

صورت محمد صَلیَ اللہ علیہ وسلم کی

خدا نے کیا بنائی نور سی صورت محمد ﷺ کی

نظر آتی ہے پردے پہ کہ صورت محمد ﷺ کی

نہ ہم جنت میں جائیں گے نہ ہم دوزخ میں جائیں گے

کھڑے دیکھا کرینگے حشر میں صورت محمد ﷺ کی

ہمیں جنت میں جانے سے اگر رضوان روکے گا

ندا آئے گی جانے دو یہ امت ہے محمد ﷺ کی

خدا نے خود یہ فرمایا یہ جنت ہے محمد ﷺ کی

کبھی دوزخ میں جا سکتی نہیں امت محمد ﷺ کی

خدا نے کیا بنائی نور سی صورت محمد ﷺ کی

نظر آتی ہے پردے پہ کہ صورت محمد ﷺ کی

جہاں ذکر حبیب ہوتا ہے وہاں خدا بھی قریب ہوتا ہے

ایسی مجلس میں بیٹھنے والا بڑا ہی خوش نصیب ہوتا ہے

کردار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا سے مصطفیٰ ﷺ نے ظلمت مٹا دیے ہیں
جس رہ گزر سے گزرے اسے رہ وفا دیئے ہیں

بوجہل کی خواہش پہ سرکار دوعالم نے
بے جان کنکری کو کلمہ پڑھا دے ہیں

شیریں زباں سے ہر دل میں مصطفیٰ ﷺ نے
وحدت کے گلستاں کا شجرہ لگا دیئے ہیں

ایک بے نظیر تھے وہ اچھا عمل دکھا کر
جو بے خبر تھے ان کو جینا سکھا دیے ہیں

جو دو کرم تو دیکھو ہم عاصیوں کی خاطر
رو رو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بہا دیئے ہیں

دنیا سے مصطفیٰ ﷺ نے ظلمت مٹا دیئے ہیں
جس رہ گزر سے گزرے اسے رہ وفا دیئے ہیں

شان حفاظ

فضل خدا سے صاحب ذیشان ہو گیا

جو خوش نصیب حافظ قرآن ہو گیا

وہ والدین حشر کے دن ہوں گے تاجدار

جن کا دلارا حافظ قرآن ہو گیا

اس کو جلا سکے گی نہ دوزخ کی آگ بھی

محفوظ جس کے سینے میں قرآن ہو گیا

دس ایسے آدمیوں کو وہ جنت دلائے گا

دوزخ میں جن کے جانے کا اعلان ہو گیا

حفظ قرآن پاک کی برکت نہ پوچھئے

انسان جس کے فیض سے ذیشان ہو گیا

فضل خدا سے صاحب ذیشان ہو گیا

جو خوش نصیب حافظ قرآن ہو گیا

کردار علماء دیو بند

نانوتوی کا لشکر صدق و وفا کا پیکر
علمائے دیوبند علمائے دیوبند

حق گوئی کے جرم میں یورش ہو یا امن میں
سہتے رہے ستم علمائے دیوبند علمائے دیوبند

ظالم کا ظلم روکا کفار کو نچایا
انگریز بھیڑیے سے خطہ ہے یہ چھڑایا

وہ شاملی کا میدان ضامن ہے خوں میں غرخاں
کیا موت کو پسند علمائے دیوبند علمائے دیوبند

خون سے قصیہ سے لکھ کر اصحاب مصطفیٰ ﷺ کے
صدیقؓ عمرؓ غنیؓ کے حیدرؓ شیر خدا کے

جھنگوی فاروق اظہار شعیب حبیب ومختار
چھلنی کرے بدن علمائے دیوبند علمائے دیوبند

اس مادی دور میں وہ اسلاف کا نشاں تھا
ہمت میں حوصلے میں کا آسماں تھے

اصحاب کا تھا خادم وہ پیار پیارا اعظم
فرقت کا دے گیا غم علمائے دیوبند علمائے دیوبند

درخواستی بخاری اور حضرت لاہوری
قاضی احسان اختر اور حضرت بنوری

مرزائی کے لیے تھے ہر جائی کے لیے تھے
وہ موت کا زخم علمائے دیوبند علمائے دیوبند

میوات کا علاقہ تاریکیوں کا ڈیرا
الیاس نے لہرایا تبلیغ کا یہ پھیرا
ان کی تڑپ تو دیکھو فکر و کرب تو دیکھو
سارے جہاں کا غم علمائے دیوبند
پانی پت کے وہ جزیرے اور مالٹا کی راتیں
شیروں کے حوصلے کی صبر و وفا کی باتیں
محمود و مدنی پیارے پستے رہے بچارے
لیکن ہوئے نہ خم علمائے دیوبند
مفتی محمود جیسی سیاست کہاں سے لائیں
قیادت کہاں سے لائے سیاست کہاں سے لائے
مرزائی کو گھسیٹا اسمبلی میں لا کے پیٹا
تاریخ کی رقم علمائے دیوبند

اللہ اکبر

کعبہ کی رونق کعبہ کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

حمد خدا سے تر ہیں زبانیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اذانیں
بس ایک صدا آرہی ہے برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

تیرے کرم کی کیا بات مولی تیرے حرم کی کیا بات مولی
تا عمر کر دے آنا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر

دیکھا صفاء بھی مروہ بھی دیکھا رب کے کرم کا جلوہ بھی دیکھا
دیکھا رواں ایک سروں کا سمندر اللہ اکبر اللہ اکبر

یاد آ گئی جب اپنی خطائیں اشکوں میں ڈھلنے لگی التجائیں
رویا غلاف کعبہ پکڑ کر اللہ اکبر اللہ اکبر

مانگی ہے میں نے جتنی دعائیں منظور ہونگیں مقبول ہونگیں

میزاب رحمت ہیں میرے سرور اللہ اکبر اللہ اکبر

حیرت سے خود کو کبھی دیکھتا ہوں اور دیکھتا ہوں کبھی میں حرم کو

لایا کہاں مجھ کو میرا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر

بھیجا ہے جنت سے تجھکو خدا نے چوما ہے تجھکو خود مصطفیٰ ﷺ نے

آئے حجر اسود تیرا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر

باب کرم پر آئے ہوئے ہیں پھر ملتزم پر آئے ہوئے ہیں

محفوظ رکھا رب نے وہ پتھر اللہ اکبر اللہ اکبر

کعبہ کی رونق کعبہ کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر

دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

دلوں کی دھڑکن علمائے دیو بند

جرأت کا نام ہے دیو بند والے
عالی مقام ہیں دیو بند والے

اللہ کا دین پوری دنیا میں عام کر گئے
کفریہ طاقتوں کا پہیّا جو جام کر گئے

ان کے غلام ہیں دیو بند والے
عالی مقام ہیں دیو بند والے

اللہ کے شیر ہے یہ بیحد دلیر ہیں یہ
امت کا مان ہیں یہ اصحاب خیر ہیں یہ

سب کے امام ہیں دیو بند والے
عالی مقام ہیں دیو بند والے

اس کے لئے جو گلشن دین کو لتھاڑتا ہو
دین حنیف کا جو حلیہ بگاڑتا ہو

غیبی لگام ہیں دیوبندوالے
عالی مقام ہیں دیوبندوالے

حق کے سفیر بھی ہیں مہر و منیر بھی ہیں
برصغیر پاک و ہند کے امیر بھی ہیں

ماہ تمام ہیں دیوبندوالے
عالی مقام ہیں دیوبندوالے

اس کے لیے جو دین کا حلیہ بگاڑتا ہو
مرزے لعین جیسی ٹانگیں جو مارتا ہو

غیبی لگام ہیں دیوبندوالے
عالی مقام ہیں دیوبندوالے

اللہ کے شیر تھے جو بے حد دلیر تھے جو
حیدر صدیقؓ عمر عثمانؓ زبیر تھے جو

ان کے غلام ہیں دیوبندوالے
عالی مقام ہیں دیوبندوالے

لیکر پیغام حق کا عالم میں چھا گئے ہیں
جھنگوی فاروقی اعظم ہم کو بتلا گئے ہیں

حق کا پیغام ہیں دیوبندوالے
عالی مقام ہیں دیوبندوالے

مشرق میں دھوم ان کی مغرب میں دھوم انکی
بڑھ کر سعید ارشد پیشانی چوم انکی

رب کا انعام ہیں دیوبندوالے
عالی مقام ہیں دیوبندوالے

نصیحت

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار   تو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ   جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے   قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا   پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

موت آئی پہلواں بھی چل دیئے   خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
دبدبہ دنیا میں ہی رہ جائیگا   حسن تیرا خاک میں مل جائیگا

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

تیری طاقت تیرا فن عہدہ تیرا   کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تیرا
جیتنے دنیا سکندر تھا چلا   جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا　　　خوشنما باغات کو ہے کب بقا
تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک　　　تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

قبر روزآنہ یہ کرتی ہے پکار　　　مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھری　　　تجھ کو ہوگی مجھ میں سن وحشت بڑی

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

میرے اندر تو اکیلا آئے گا　　　ہاں مگر اعمال لیتا آئیگا
کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی　　　قبر میں واللہ سزا ہوگی کڑی

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

یا خدا ہے التجا خلیل کی　　　سنتیں سب اپنائیں سرکار کی
یا الٰہی از پئے شاہ امم　　　حشر میں خلیل کا رکھنا بھرم

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

حقیقت

خون میں ڈوبا امن کا پیکر دیکھا ہے
زخمی زخمی ایک کبوتر دیکھا ہے

جلتی حویلی جلتا چھپر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

نام میرا مظلوم ہے میں ایک لڑکی ہوں
جو دیکھا ہے میں نے وہ بتلاتی ہوں

گھر گھر آگ لگائی ہے غدّاروں نے
عزّت لوٹی دھرم کے ٹھیکیداروں نے

دھرتی پر شیطان کا لشکر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

شرم سے گردن خم کر دی حیوانوں نے
ایسا گھنونا کھیل رچایا انسانوں نے

کوئی درندہ بھی نہ کرے وہ کام کیا
ماں کے پیٹ کو چیر کے بچہ کو مار دیا

معصوموں کو تلواروں پہ دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

آئینوں کی تاک میں سب پتھر دل تھے
وردی میں بھی مظلوموں کے قاتل تھے

بچے پیر جوانوں کے سر کاٹ دیئے
انسانوں کے خون سے دریا پلٹ دیئے

آنکھوں نے لاشوں کا سمندر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

جس نے دیکھا ہے منظر آگ اگلتا ہوا
جس نے دیکھا گھر والوں کو جلتا ہوا

بحر کے شعلے وہ بھی نکل آئے نہ کہیں
رخ تصویر کا الٹا ہو جائے نہ کہیں

شیشے کی آنکھوں میں پتھر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

مسلمان کی آواز

اب زمیں کا بدن نہ چھوڑیں گے　　اپنا ایمان ہے یہی ماجد
یعنی ہرگز کفن نہ چھوڑیں گے　　مر کے بھی ہم وطن نہ چھوڑیں گے

رشتہ خون کا توڑ ڈالا ہے　　آج وہ دیش بھکت بنتا ہے
سچ کا مضمون توڑ ڈالا ہے　　جس نے قانون توڑ ڈالا ہے

چاہے یہ جان بھی چلی جائے　　چھین لی جس نے آپ کی پہچان
کچھ انا کے خلاف مت کرنا　　اس کو ہرگز معاف مت کرنا

صاف ذہنوں کی آزمائش تھی　　دیکھنا ہے نتیجہ کیا ہوگا
ملک کے ساتھ مل کے سازش تھی　　چور نے چور کی سفارش کی

ان کی نسبت کا تاج رکھتے ہیں
ہر مرض کا علاج رکھتے ہیں
خوف کیا ہو ہمیں یزیدوں سے
ہم حسینی مزاج رکھتے ہیں

جس جگہ رحمتوں کی بارش تھی
اس جگہ آگ کی ہوائیں ہیں
دل یہ کہتا ہے مجھ سے آئے ماجد
سب یہ اعمال کی سزائیں ہیں

اب زمین کا بدن نہ چھوڑیں گے
یعنی ہرگز کفن نہ چھوڑیں گے
اپنا ایمان ہے یہی ماجد
مر کے بھی ہم وطن نہ چھوڑیں گے

ہائے اس دور کے انداز نرالے دیکھے
فیصلے قتل کے قاتل کے حوالے دیکھے

ایک پیغام امت کے نام

مسلمان مسلمان کے ہیں خون کے پیاسے
تباہی یہ کیسی مچی جارہی ہے

خدایا رحم کر تو ہر حال مسلمان پر
نبی کی یہ امت کدھر جارہی ہے

مسلمان ہی کرتا ہے قتل مسلمان
یہ کیسی قیامت خدا چھارہی ہے

اغیار ہنس ہنس کے لوٹے پڑے ہیں
یہ غیرت مسلمان مری جارہی ہے

یہودی بھی کرتے ہیں تیرا تمسخر
نصرانیت بھی تو شرمارہی ہے

جگ جاگانہ اب بھی تو سن لے خلیل
تباہی کی مدت قریب آرہی ہے

نعت شریف

میری آنکھیں ترستی ہے یارب مجھکو باغ مدینہ دکھادے

پیار سے زندگی دینے والے
مجھکو پیارے نبی سے ملادے

کربلا میں حسین ابن حیدر
حق سے فرمایا خوں میں نہاکر
تاج شاہی یزیدوں کو دے کر
مجھ کو جام شہادت پلادے

لے کےتلوار فاروق گھر سے
قتل کرنے چلے تھے نبی کو
پاس پہنچے تو کی عرض روکر
میرے محبوب کلمہ پڑھادے

ڈنڈے کھا کھا کے ظالم کے کوڑے
ہنس کے بولے بلال حبشی
میں نہ چھوڑوں گا دامن نبی کا
بے حیاء چاہے جتنی سزادے

ہم مدینے والے ہیں

پھتر والے اورنہ کنکر والے ہیں
ہیرے موتی اور نگینے والے ہیں

ہم کیا جانے امریکہ اور لندن کو
ہٹ بازو ہم لوگ مدینے والے ہیں

ہستے ہستے چلتا ہوں انگاروں پر
دنیا والے سمجھ رہے ہیں پاگل پن

کیسے میں سمجھاؤں ان نادانوں کو
میرے سر پہ میری ماں کا آنچل ہے

رہتا ہے درویش ہماری بستی میں
سر کے بل سلطان برا بر آئینگے

جسکے گھر میں رحمت والا لقمہ ہے
اسکے گھر مہمان برابر آئینگے

بھول گئے کیا کس کے لشکر والے ہیں
یاد کرو ہم لوگ بہتر والے ہیں
گل کے بدلے گل مانگو گے پاؤ گے
ورنہ پھر ہم لوگ بھی خنجر والے ہیں

تیرا منصف تیری عدالت جھوٹی ہے
سچا اسلامی قانون ہمارا ہے
ہمیں بتاتے ہو تم عظمت مٹی کی
اسکی رگوں میں سارا خون ہمارا ہے
بستی میں جو آگ لگانے والا ہے
ہم نے سنا ہے موم بنانے والا ہے

چاہے جتنی آگ لگادے اے ظالم
ہم کو تو اللہ بچانے والا ہے

ہم صبر نماز والے ہم لوگ دعا والے
لمحے میں زمانے کی پہچان بدل دینگیں

نہ توپ کی حاجت ہے نہ بم کی ضرورت ہے
بس ہاتھ اٹھائے گے سلطان بدل دینگیں

یوں ہی تو نہیں ملتی دستار زمانے میں
بوبکر عمر جیسا کردار ضروری ہے

ایک ہاتھ میں رکھنا ہے زیتون کی ٹہنی بھی
ایک ہاتھ میں ٹیپو کی تلوار ضروری ہے

نعت شریف

دل کا اُجالا نامِ محمد ☆ آنکھوں کا تارا نامِ محمد

جنت کے پتوں پہ عرش اولی پر

حوّا نے دیکھا تھا نام محمد

جنت کے پتوں پہ عرش اولی پر

آدم نے دیکھا تھا نام محمد

دل کا اُجالا نامِ محمد ☆ آنکھوں کا تارا نامِ محمد

پوچھے گا رب تو لایا ہے کیا کیا

میں تو کہوں گا نام محمد

دونوں جہاں کی دولت ملے گی

کر لو وضیفہ نام محمد

دل کا اُجالا نامِ محمد ☆ آنکھوں کا تارا نامِ محمد

صلی علی کا صحرا سجا کر

دولہا بنائے نام محمد

دل کا اُجالا نامِ محمد ☆ آنکھوں کا تارا نامِ محمد

الوداعی ترانہ فاطمہ نسوان

میرے پیارے چمن میرے پیارے چمن
چل دیئے چھوڑ کر تجھ کو اپنے وطن

علم نبوی کا تو ایک مہتاب ہے
ذرّہ ذرّہ یہاں تجھ سے آباد ہے

رحمت رب کا تو ایسا ایک باب ہے
کائنات جہاں میں تیرا نام ہے

یہ گوارہ نہیں چھوڑ دے تجھکو مَنْ
چل دئے چھوڑ کر تجھکو اپنے وطن

مثل بلبل یہاں چہچہاتے رہے
تیرے گلشن میں دل کو لبھاتے رہے

رحمت رب سے ہم فیض پاتے رہے
تیرے دامن میں ہم گل کھلاتے رہے

کتنا گلزار ہے تیرا مشکی بدن
چل دیے چھوڑ کر تجھکو اپنے وطن

شان اکرم تو یاروں ہے سب پہ عیاں
ان کی تعریف ہم سے ہوں کیسے بیاں

جتنے استاد تھے سب ہی تھے مہرباں
ان کی شفقت سے مسرور رہتے یہاں

ہوں میں کیوں کر جدا تو ہی بتلا ضمن
چل دیے چھوڑ کر تجھ کو اپنے وطن

مفتی صابر کا درس انداز وہ
بھول سکتے نہیں ان کی گفتار کو

ان کی محنت وشفقت کا ہے یہ صلہ
جن کی خاطر ہمیں یہ ملا ہو صلہ

جارہے چھوڑ کران کو اپنے وطن
چل دیے چھوڑ کرتجھ کو اپنے وطن

مفتی اکرم تھے عالم باکمال
آپ تھےعلم میں فن میں تھے بے مثال

ان کی گفتارانوکھی نرالی مثال
ان کے جیسا ہے ملنا بہت ہی محال

قبر میں آئے خدا ان کا مہکے بدن
چل دیئے چھوڑ کر تجھ کو اپنے وطن

نعت شریف

کون ہے سید ابرار تجھے کیا معلوم
سارے نبیوں کے ہے سردار تجھے کیا معلوم

تیری فطرت میں ہے انکار تجھے کیا معلوم
کنکروں نے کیا اقرار تجھے کیا معلوم

کون ہے ملک کا حق دار تجھے کیا معلوم
کس کو لئے جائنگے سرکار تجھے کیا معلوم

تو تو خود اپنے ہی کردار سے ناواقف ہے
مصطفے والوں کا کردار تجھے کیا معلوم

کون ہے سید ابرار تجھے کیا معلوم
سارے نبیوں کے ہے سردار تجھے کیا معلوم

حمد باری تعالی

سارا نظامِ دنیا بولو کس کا ہے
خالق وہ مالک اللہ ہے بس اللہ ہے
ماں کے پیٹ میں بن مانگے وہ دیتا ہے
اے بندہ پھر نہ شکری کیوں کرتا ہے
مچھلی جال میں آتی ہے جب غافل ہو
اے بندہ یہ ذکر نجات کا ذریعہ ہے
دروازے بند کر کے گناہ کیوں کرتا ہے
تنہائی میں دیکھنے والا اللہ ہے
تو وردوں کو صبح شام بدلتا ہے
تو ہی مردہ زندہ کرنے والا ہے
بیج سے پودا پودے سے پھر پیڑ بنا
کھیتوں میں ہریالی تو ہی لاتا ہے

نعت شریف

اب تو بس ایک ہی دھن ہے
کہ مدینہ دیکھوں

آخری عمر میں کیا رونق دنیا دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دھن ہے

جالیاں دیکھوں کہ دیوار کہ دربار حرم
اپنی معذور نگاہوں سے میں کیا کیا دیکھوں

میرے مولا میری آنکھیں مجھے واپس کر دے
تا کہ اس بار میں جی بھر کہ مدینہ دیکھوں

میں کہاں ہوں یہ سمجھ لوں تو اٹھاؤں نظریں
دل جو سنبھلے تو میں پھر جانب خضری دیکھوں

کاش خلیل یوں ہی عمر بسر ہو میری
صبح کعبہ میں تو پھر شام میں تو طیبہ دیکھوں

عمر فاروقؓ کے کردار

عمر فاروق کے جیسا اگر کردار ہو جائے
میرا دعوی ہے پھر امت کا بیڑا پار ہو جائے

کہ نگاہیں سو رہی ہو اور دل بیدار ہو جائے
محمد مصطفےٰ ﷺ کا خواب میں دیدار ہو جائے

کہ اگر ہم نعرۂ تکبیر پڑھتے ایک جٹ ہو کر
ہمارے سامنے پھر کفر بھی بیمار ہو جائے

کرے گا دل سے جو ماں باپ کی خدمت چلا دے دل
قسم اللہ کی جنت کا وہ حق دار ہو جائے

واقعہ عمرؓ کا ہے

واقعہ عمرؓ کا ہے سروری مہکتی ہے
صحبت محمد سے ارے زندگی مہکتی ہے

یہ کرم ہے آقا کا معجزہ یہ ادنی سا
بوجہل کی مٹھی میں ارے کنکری مہکتی ہے

کہ کنیت ابوقاسم کیا لکھے کوئی ارقم
دیکھو ذرہ ذرہ سے ارے احمدی مہکتی ہے

مشک بار گلشن ہے آپ کے پسینے سے
پھول بھی مہکتا ہے ہر کلی مہکتی ہے

طالب شفاعت ہے سب انہیں کے آئے کوثر
گود سے حلیمہ کی ارے رہبری مہکتی ہے

واقعہ عمرؓ کا ہے سروری مہکتی ہے
صحبت محمد سے ارے زندگی مہکتی ہے

نعت شریف

اگر مصطفےٰ کملی والے نہ ہوتے
زمانہ میں اتنے اجالے نہ ہوتے

نہ ہوتے محمد نہ ہوتی خدائی
یہ سلطان اور تاج والے نہ ہوتے

بھلا ان کی تعریف کرتے ہو کیوں تم
جو انداز ان کے نرالے نہ ہوتے

نہ ہوتی اگر روئے احمد کی کرنیں
خدا کی قسم حسن والے نہ ہوتے

اگر مصطفےٰ کملی والے نہ ہوتے
زمانہ میں اتنے اجالے نہ ہوتے

نعت شریف

میں سناوں نعت احمد
یہ زباں بیاں نہیں ہے

کوئی چیز میرے جزبوں
یہ بھی ترجماں نہیں ہے

آرے بے خبر طبیبوں تمہیں یہ خبر نہیں ہے
غم یار کے علا وہ کو ئی غم نہا نہیں ہے

میں سناوں نعت احمد
یہ زباں بیاں نہیں ہے

میرے درد کی دوائیں نہ کہی کہی تلاشو
نہ یہاں وہاں تلاشو نہ کہی کہی تلاشو

میرے درد کی دوائیں نہ ادھر اُدھر تلاشو
میرے درد کی دوائیں نہ کہی کہی سے لا دو

مجھے لے چلو مدینہ یہ دوا یہاں نہیں ہے
میں سناوں نعت احمد یہ زباں بیاں نہیں ہے

یہ ہے اور بات لوگوں میں یہاں پڑا ہوا ہوں
میرا سینہ چھو کے دیکھو میرا دل یہاں نہیں ہے

نعت شریف

لطف مرنے میں ہے نہ جینے میں
چین آئے گا بس مدینہ میں

نام احمد لیا ہے جب میں نے
دل تڑپ نے لگا ہے سینہ میں

سو چیۓ لطف کیسا آئے گا
جام کوثر کا ان سے پینے میں

چاہتے ہو جو کامیابی تم
ڈھونڈو سرکار کے قرینہ میں

دیکھ کر نور چہرائے اقدس
ڈوبا خلیل بھی پسینہ میں

آرزو ہے جو پار ہونے کی
بیٹھو سرکار کے سفینہ میں

نعت شریف

عرش سے فرش تک
بس یہی دھوم ہے

ذات آقا کی آئی مزا آگیا
آمنہ کے للن مصطفے کے لئے رب نے دنیا بنائی مزا آگیا

کہ اپنا سویا مقدر جاگنے لگا
کہ رحمتوں میں یہ ساون نہانے لگا
مصطفے کے قدم کیا زمیں پر پڑے
مٹ گئی ہر برائی مزا آگیا

کہ صرف ایک باران کا اشارہ ملا
پھر چمکتا ہوا چاند ٹکڑے ہوا
میرے سرکار کی ایک انگشت میں
کئے ہیں وہ معجزہ پھر مزا آگیا

نعت شریف

دیارے پاک کا منظر نبی نبی بولے
نبی کے شہر کا گھر گھر نبی نبی بولے

ثناء رسول کی ہم ہی فقط نہیں کرتے
نبی کے شان میں کنکر نبی نبی بولے

وفا بلال کی ہے بے مثال دنیا میں
ہزاروں ظلموں جو سہکر نبی نبی بولے

فقط یہ یہی نہیں کی اپنی جان دے دونگا
نبی کے واسطے سب خاندان دے دونگا

یہ کافروں نے کہا ہونٹ تیرے سل دینگے
بلال بولے میں پھر بھی اذان دے دونگا

نعت شریف

جسم ہے میرا کہی پر اور کہی پر جان ہے
آرے میں ہوں ہندستان میں طیبہ میں میرا دھیان ہے

ایسا لگتا ہے کہ جیسے رحل پر قرآن ہے
آمنہ کی گود میں کونین کا سلطان ہے

دانے دانے پہ مقدر میں ہے برکت کا نزول
مصطفے مہمان ہے جابر کا دستر خوان ہے

خود بخود در پر چلی آئی نبی کی اونٹنی
یہ ابو ایوب انصاری کے گھر کی شان ہے

اتر آیا قرآن

کہ حمایت میں جس کی اتر آیا قرآن
اللہ اکبر وہ حضرت عمر ہے

کہ شہ انبیاں کو نظر آئے جن میں
صفات پیمبر وہ حضرت عمر ہے

دعائیں جو آدم نے مانگی تھی روکر
ہمارے نبی کا وسیلہ تھا ان میں

ہمارے نبی نے جنہیں رب سے مانگا
دعاؤں میں روکر وہ حضرت عمر ہے

کہ دیا جسکی فوجوں کو دریا نے راستہ
وہ موسیٰ خدا کہ پیمبر ہے لیکن

کہ گیا جنگ لڑنے جو پانی پہ چل کر
وہ تھا جس کا لشکر وہ حضرت عمر ہے

نہ صدیق کہ جیسی امامت کسی کی
نہ حیدر کہ جیسی نمازیں کسی کی

مگر یاد کرتا ہے شدّت سے جسکو
محمد کا ممبر وہ حضرت عمر ہے

کوئی شخص آقا سے لپٹا ہوا ہے
خطاؤں پے نادم ہے اور رو رہا ہے

کہ ھواؤں نے صورت جو دیکھی ہٹا کر
آرے محمد کا چادر وہ حضرت عمر ہے

کہ نہیں ساتھ چھوڑینگے محشر کے دن بھی
محمد کی خدمت میں حاظر رہنگے

وہاں پر جو آقا بھر بھر کے دینگے
کٹوروں میں کو ثر وہ حضرت عمر ہے

نعت شریف

چین ہے نہ قراری کسی پل کوئی دل کی دوا تو بتائے
نعت ان کی پڑھوں یا کہ روؤں کچھ سمجھ میں نہیں مجھکو آئے

آپ نے اشک جس دم بہائے چھا گیا ہر طرف ایک اندھیرا
آئی صبح تازہ نکھر کر میرے آقا جہاں مسکرائے

اللہ اللہ وہ کیسی جگہ ہے جو دیار حبیب خدا ہے
دیکھنی ہو اگر جس کو جنت وہ مدینہ نگر دیکھ آئے

اب نہ گھبراؤ اے عاصیوں تم سامنے دیکھو آقا ہمارے
بخشوانے چلے آرہے ہیں سر پہ تاج شفاعت لگائے

پتھروں کی ہے بارش نبی پر اور نبی یہ دعا کر رہے ہیں
بخش دے میرے مولی انھیں تو یہ ہمیں ہی نہیں جان پائے

میری نسبت جو سمجھا نہیں ہے پھر وہ سمجھے گا کیا میری قیمت
میں غلام نبی ہوں ائے حفیظ میرے دشمن مجھے کیا مٹائے

چین ہے نہ قراری کسی پل کوئی دل کی دوا تو بتائے
نعت ان کی پڑھوں یا کہ روؤں کچھ سمجھ میں نہیں مجھکو آئے

نظم

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی انسان سے انساں ٹکرائے

پامال کیا برباد کیا کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم وستم حد سے گذرے تشریف محمد لے آئے

رحمت کی گھٹائیں لہرائیں دنیا کی امیدیں بر آئیں
اکرام وعطا کی بارش کی اخلاق کے موتی برسائے

تہذیب کی شمعیں روشن کیں اونٹوں کے چرانے والے نے
کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی ذرّوں کے مقدر چمکائے

اللہ سے رشتہ کو جوڑا باطل کے طلسموں کو توڑا
جو رقت کے دھارے کو موڑا طوفاں سفینے تیرائے

تلوار بھی دی قرآں بھی دیا دنیا بھی عطا کی عقبی بھی
مرنے کو شہادت فرمایا بے چین دلوں کے کام آئے

عورت کو حیا کی چادر دی اور غیرت کا غازہ بخشا
شیشوں میں نزاکت پیدا کی کردار کے جوہر چمکائے

توحید کا دھارا رک نہ سکا اسلام کا پرچم جھک نہ سکا
کفار بہت کچھ جھنجھلائے شیطان ہزاروں بل کھائے

اے نام محمد ﷺ ماہر کے لئے تو سب کچھ ہے
ہونٹوں پہ تبسم بھی آیا آنکھوں میں بھی آنسو ئے

نظم

یہ میری قوم کے رہنما بھی سنے
میری اجڑی ہوئی داستان بھی

جو مجھے ملک تک مانتے ہی نہیں
ساری دنیا کے وہ حکمراں بھی سنے

صرف لاشے ہی لاشے میری گود میں
کوئی پوچھے میں کیوں اتنا غمگیں ہوں

میں فلسطین ہوں کیوں اتنا غمگیں ہوں
کہ آئے تھے ایک دن میرے گھر آئے تھے

دشمنوں کو بھی تنہا نظر آئے تھے
اونٹ پر اپنا خادم بیٹھائے ہوئے

میری اس سرزمین پر عمر آئے تھے
جس کی پرواز ہے آسمانوں تلک

زخمی زخمی میں ہوں ایک شاہین ہوں میں
کہ ریت پر رب کا فرمان پلتا رہا ہے

میرے دامن میں ایمان پلتا رہا ہے
میرے بچے لڑ آئے آخری سانس تک

اور سینوں میں قرآن پلتا رہا ہے
ذرہ ذرہ میں اللہ اکبر ہے

خوش نصیبی ہے میں صاحب دین ہوں
میں فلسطین ہوں کیوں اتنا غمگیں ہوں

نہ روئنگے اور نہ ہی مسکرائیں گے
صرف نغمہ شہادت ہی گاے لگے

اپنا بیت المقدس بچانے کو تو
میرئے بچے ابابیل بن جائینگے

جو ستم ڈھا رہے ہیں ابرہا کی طرح
ان کی خاطر میں سامان توہین ہوں

چاک دامن رفو کر کے لکھتا ہوں میں
زخم سے گفتگو کر کے لکھتا ہوں میں

درد گانے کو بھی حوصلہ چاہئے
آنسوں سے وضو کر کے لکھتا ہوں میں

اپنی سانسوں میں آباد رکھنا مجھے
میں رہوں نہ رہوں یاد رکھنا مجھے

نعت شریف

خمدارا ِبرو پرنور آنکھیں
صلی اللہ علیہ وسلم

شرمیلی شرمیلی نگاہیں
صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی ناک بلندی مائل
ہونٹ پتلے ماتھا کشادہ

سامنے دانتوں میں ہلکی ریخیں
صلی اللہ علیہ وسلم

بیضوی چہرہ سینہ کشادہ
ڈانچی گردن کھلتا ہوا رنگ

مضبوط مضبوط پرگوشت باہیں
صلی اللہ علیہ وسلم

پائے مبارک اُبھرے اُبھرے
دست مبارک کچھ کچھ لمبے

انگلیاں اوسط سے لمبی تھیں
صلی اللہ علیہ وسلم

بال ذرا سے گنگھر و یالے
ریش مبارک لمبی گھنی تھی

کالی کالی لمبی پلکیں
صلی اللہ علیہ وسلم

سینہ مناسب ایک بال کی دھاری
پرگوشت پنڈلی گھرے تلوے

آپ کی ایڑیاں نازک سی تھیں
صلی اللہ علیہ وسلم

اوسط سے کچھ لمبا قد تھا
نرم ملائم جلدِ مبارک

نظم

کل رات میری آنکھ یہ کہتے ہوئے روئی
برما کے مسلمانوں کی آواز سنے کوئی

کہ دنیا کو چلی لاش کہ منظر نہیں دکتے
مردہ ہوے احساس کہ منظر نہیں دکتے

ہتیار لے پھرتے احنساک کہ پوجاری
اور خون بھری پیاز کہ منظر نہیں دکتے

اب سارے مسیحاوں کی غیرت کہاں کھوئی
برما کے مسلمانوں کی آواز سنے کوئی

کہ کشتی ہے سمندر ہے کنارہ ہی نہیں
ہے بے سروں سامان سہارا ہی نہیں ہے

برما میں رہے اور کوئی انکے علاوہ
یہ بدھ کے چیلاوں کو گوارہ ہی نہیں ہے

دنیا بھی یہ نامرد ہے چپ چاپ ہے سوئی
برما کے مسلمانوں کی آواز سنے کوئی

مقدمہ

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

دل کی بات

اظہار تشکر

اپنے مالک کا میں نام لیکر بزم کی ابتدا کر رہا ہوں

او میرے مالک او عرش والے

کوئی بتائے دریاؤں کو ایسی روانی کس نے دی

تیری شان جل جلالہ

یا رب ہے بخش دینا بندوں کو کام تیرا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری

ائے خدا میرے خدا ائے خدا میرے خدا

میری زندگی کے مالک یہ سفر قبول کر لے

میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مالک میرا یا الٰہی

دربار رسالت کی کیسی وہ گھڑی ہو گی

کسی مجلس میں جب نعت شہ عالم سناتے ہیں

وہ جس کے لئے محفل کونین سجی ہے

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا

سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو

جہاں روضہ پاک خیر الوریٰ ہے وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

جو نبی سے میرے آشنا ہو گیا

محمد مصطفیٰ آئے بہار اندر بہار آئی

الصبح بدا من طلعتہ

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے

وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں

جمال حق کی روشنی رخ قمر کی چاندنی

کیوں چاند میں کھوئے ہوا لجھے ہو ستاروں میں

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر

دنیا میں عورتوں کی وہ عزت نہیں رہی

ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

وہ لوگ دے رہے ہیں حوالہ حرام کا

ملا ہمیشہ چاہت کا پیغام مدرسوں سے

سامان تجارت میرا ایمان نہیں ہے

خدمتِ خلق لکھا ہے ایک ضعیفہ تھی کہ جو مکہ میں رہتی تھی

چھم چھم نچاے ہیں پونیاں طیبہ میں

ایک درخواست
کعبہ
حقیقت فرش مخمل پہ آئے سونے والو
ایک سچ
صورت محمد ﷺ کی
کردار نبوی ﷺ
شان حفاظ
کردار علماء دیوبند
اللہ اکبر
دلوں کی دھڑکن علمائے دیوبند
نصیحت تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
حقیقت خون میں ڈوبا امن کا پیکر دیکھا ہے
مسلمان کی آواز
ایک پیغام امت کے نام
میری آنکھیں ترستی ہے یارب مجھکو باغ مدینہ دکھادے
ہم مدینے والے ہیں
دل کا اُجالا نام محمد آنکھوں کا تارا نام محمد
الوداعی ترانہ فاطمہ نسوان
کون ہے سید ابرار تجھے کیا معلوم

سارا نظامِ دنیا بولو کس کا ہے

اب تو بس ایک ہی دھن ہے

عمر فاروق ؓ کے کردار

واقعہ عمرؓ کا ہے

اگر مصطفے کملی والے نہ ہوتے

میں سناوں نعت احمد

لطف مرنے میں ہے نہ جینے میں

عرش سے فرش تک بس یہی دھوم ہے

دیارے پاک کا منظر نبی بولے

جسم ہے میرا کہی پر اور کہی پر جان ہے

اتر آیا قرآن

چین ہے نہ قراری کسی پل کوئی دل کی دوا تو بتائے

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے

یہ میری قوم کے رہنما بھی سنے